صلوٰۃِ غوثیہ

یعنی

دوگانہ بعد از نماز مغربؒ

مع

بجانبؒ بغداد شریف قدمؓ لے کر چلنا

مؤلفہ

فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

M. A

۳ — ۱ — ۲۱

صلوٰۃِ غوثیہ

یعنی

دوگانہ بعد از نماز مغربؒ

مع

بجانبؒ بغداد شریف قدمؒ لے کر چلنا

مؤلفہ

فقیر محمدؐ امیر شاہ قادری گیلانی

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــ صلوٰۃِ غوثیہ

مؤلف ـــــــــ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

کاتب ـــــــــ پکھر آج رقیم قادری

مطبع ـــــــــ

ناشر ـــــــــ غلام المحسنین قادری گیلانی

مکتبۃ الحسن

کوچہ آغا پیر جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

یکہ توت پشاور شہر

فہرست مندرجات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ۔ از (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی	۱
۲۔	سوانح حیات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔ سید محمد انور شاہ قادری	۷
۳۔	علامہ جلال الدین سیوطی۔ المتوفی سنہ ۹۱۱ھ	۲۵
۴۔	علامہ محمد یحییٰ التاذ المتوفی سنہ ۹۶۳ھ	۲۶
۵۔	علامہ مُلّا علی قاری المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ	۲۸
۶۔	حضرت شاہ ابوالمعالی المتوفی سنہ ۱۰۲۴ھ	۳۰
۷۔	علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ	۳۲
۸۔	ایضاً	۳۳
۹۔	حضرت علامہ شاہ محمد غوث صاحب پشاوری ثم لاہوری المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ	۴۹
۱۰۔	علامہ محمد صادق شہابی قادری	۵۱
۱۱۔	علامہ میاں غلام جیلانی پشاوری المتوفی سنہ ۱۲۹۲ھ	۶۴
۱۲۔	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۳۴۰ھ	۷۲

پیش لفظ

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین و الصّلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیآء والمرسلین، خاتم النّبیّین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حامل قراٰن العظیم سیّدنا ومولٰنا وملجانا وغیثنا ومغیثنا محمد اٰخرالنبیین صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہٖ الطیّبین الطّاھرین واصحابہ المجتھدین واولیاء سید المرسلین علیھم اجمعین ط لاسیما علیٰ مرشدنا الاعظم وغوثنا الافخم سیّدنا ابو محمد السید السند عبدالقادر جیلانی المدعو بغوث الصمدانی محی الدین رضی اللّٰہ عنہ

اما بعد! یہ فقیر ہیچمدان، ناچیز تمام اہل طریقت نیز سلسلۂ عالیہ قادریہ کے معتقدین اور خصوصاً سلسلۂ عالیہ قادریہ حسنیہ (یہ فقیر اس سلسلے سے منسلک ہے)، کے منتسبین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلسلۂ وحی اور نبوّت ختم کردیا۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ط (احزاب ۴۰)

محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ

کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

اگر سلسلۂ نبوت ختم نہ ہوتا تو حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے مطابق جناب امام الاولیاء سند الاتقیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو تمام شرافتیں، عزتیں اور صفاتِ کاملۂ حسنہ عطا فرمانے کے بعد یہ نہ ہوتا کہ یا علیؑ اَنتَ مِنّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ (خصائص نسائی)

"اے علی تمہارا رُتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر ہاں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں"۔

یعنی اے علی! تم میرے تمام کمالاتِ اعلیٰ سے متصف ہو لیکن نبوت مجھ پر ختم ہوگئی ہے۔ مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلۂ وحی اور نبوت کو مکمل فرمانے کے بعد انسانیت کی اصلاح و فلاح کے لئے سلسلۂ ولایت کو تاقیامِ قیامت جاری و ساری فرما دیا۔ درحقیقت سلسلۂ ولایت فیضانِ نبوّت کا پرتو ہے اور ایمان، اعمال، اخلاق، تہذیب نفوس اور انسانیتِ کاملہ میں اسی فیضانِ نبوّت کا محتاج ہے۔ چنانچہ جب تک فیضانِ نبوّت سے سرفرازی حاصل نہ ہو اُس وقت تک نہ رضائے الٰہی حاصل ہو سکتی ہے نہ ہی رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ ہی انسانیت کاملہ کی طرف رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ؁ (سورہ یونس، ۶۱)

"آگاہ رہو کہ جو صاحبانِ ولایت ہیں اُن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور یہ وُہ لوگ ہیں جو سچے مومن اور کامل پرہیزگار ہیں"۔ اللہ تعالیٰ

نے بلسان فیض ترجمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان صاحبانِ ولایت کو دنیا اور آخرت کی خوش خبریاں اور بشارتیں
عطا فرمائیں۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ
"ان کے لئے اِس دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشارتیں ہیں"۔ چونکہ
یہ سلسلہ ولایت فیضانِ نبوّت سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس
فیض کے حصول پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اللہ
تعالیٰ کا ایک ایسا مکمل واکمل نظام ہے جس سے کوئی بھی صاحب
سلوک ومعرفت اور انسانِ کامل انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس میں
کسی قسم کا ردّو بدل ہو سکتا ہے۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ (یونس ۶۴)
"اللہ تعالیٰ کے اِن قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی"۔ اور پھر یہی مقبول و
منظور اور بزرگ صاحبانِ ولایت ہیں جو کہ نہایت ہی بشاشت، یقینِ
کامل اور عزم راسخ کے ساتھ اس سلسلۂ مبارک کی اشاعت و تبلیغ
میں مصروفِ عمل ہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضور میں کامیابیاں اور عزتیں اِن ہی کے لئے زیبا ہیں اور یہ اِس نظام
کائنات کے اندر ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ جس کا سہرا ان
اولیاء کے سر پر ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ "یہی بہت بڑی
کامیابی ہے"۔ سلسلۂ عالیہ عظیم البرکتہ قادریہ و دیگر اکثر سلاسل جو کہ اِس
وقت دست بہ دست اور دامن بہ دامن پکڑے ہوئے موجود ہیں
وہ امام الاولیاء، سند الاتقیاء، مرشدنا و مولٰنا امیر المؤمنین حضرت علی
المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم و رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں اور آپ کی
ذات ہی وہ عالی مرتبت ذاتِ گرامی ہے جس کو نبی مکرّم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(خصائص نسائی) "جس کا ولی میں ہوں پس علی ہی اس کا ولی ہے"۔
گویا یہ فیضانِ نبوّت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اس کارگاہِ حیات کے اندر کارفرما ہے وُہ سب کا سب جناب امام الاولیاء ابو تراب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی وساطت سے قیامت تک اولیائے کرام کے واسطے سے فیض رساں ہے۔ اِس لئے تو جناب امیر المؤمنین نے فرمایا سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ "جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو" گویا سلسلۂ فیوض و برکات ہر وقت، ہر آن، ہر لمحہ اور ہر لحظہ اولیائے کرام کے قلوب کو علمِ نبوت اور نُورِ ولایت سے مستنیر فرماتا رہتا ہے۔

امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے بعد اس ولایتِ کبریٰ کے حامل، ارفع و اعلیٰ اور عظیم الشان مقام پر غوث الاغیاث، سِرّ رحمانی، نور ربانی، غوث اعظم قطب الاقطاب سیّد شیخ ابو محمّد محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی قدس سرہٗ العزیز بوجہ کمال و اتم اس منصب جلیلہ پر فائز ہوئے آپ کی ذاتِ مُبارکہ علم و فضل عبادات و ریاضات، صدق و صفا، اخلاق حمیدہ اور کمال اتباعِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مظہر شانِ مرتضوی رضی اللہ عنہ کی بدولت تمام صاحبان ولایت و عزیمت کی پیشوا و رہنما قرار پائی۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ (مکتوبات امام ربانی حصہ ہشتم دفتر سوم مکتوب ۱۲۳ ص ۱۴۲)

"وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ این مرکز غیر او را میسر نہ شدہ۔ ازیں جاست کہ فرمود ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) اس راہ میں برکات و فیوض کا حصول' اقطاب و نجباء کو جو بھی ہوں۔ آپ ہی کے توسّل سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکزی حیثیت آپ کے بغیر کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوئی اسی وجہ سے آپ نے اس شعر میں فرمایا ہے کہ :-

اگلوں کے آفتاب غروب ہو گئے مگر ہمارا آفتاب بلندی کے اُفق پر ہمیشہ چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہو گا۔ یعنی مجھ سے پہلے حضرات کے لئے دائرۂ ولایت کا مرکز ہونے کا شرف وقتِ معین کے لئے تھا مگر میرے لئے یہ مقام ابدی و سرمدی ہے۔

الغرض شانِ مرتضوی کی ایک بہت بڑی صفت مشکل کشائی ہے اور میرے غوثِ اعظم' قطبِ ربانی' محبوب سبحانی' قندیل نورانی' شیخ الجن والانس بھی اس شان سے متّصف ہیں یہی وجہ ہے کہ لاچاروں' بے سہاروں' اپنے نام لیواؤں کی مصیبتوں اور آفتوں کے وقت دستگیری فرمانے والے ہیں ہر سخت گھڑی میں عقدہ کشائی فرمانے والے ہیں۔ چنانچہ آپ کے عہدِ مبارکؓ سے لے کر موجودہ زمانے تک ہر دور کے علماء و محدثین اور بزرگانِ دین نے اپنی کتابوں میں آپ کی اِس عظیم صفت کا اظہار روزِ روشن کی طرح کیا ہے جس سے کوئی عالم یا ولی انکار نہیں کر سکتا۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور اپنی قضائے حاجات اور مشکلات اور پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے آزمودہ اور مجرّب عمل "صلوٰۃِ غوثیہ" کی ادائیگی ہے۔ یعنی دو رکعت نماز ادا کر کے بغداد شریف کی جانب گیارہ قدم اس طرح لینا کہ ہر قدم پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ندا کر کے اپنی مشکلات کے حل کے لئے آپ کے تصوّر اور وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی جاتی ہے۔ جسے رب العالمین قبول فرما کر مشکلات

اور پریشانیاں دُور فرما دیتا ہے۔

یہ صلوٰۃ غوثیہ اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم لینا اور آپ کو ندا کرنا ہر دَور میں اولیائے کرام، محدثین عظام، علماء و فضلاء اور فقہا کا معمول رہا ہے۔ اور انھوں نے اسے آزمودہ اور مجرّب لکھا ہے۔

اس فقیر نے مناسب سمجھا کہ مسئلہ مذکورہ کو مستند ترین اولیاء اللہ محدثین عظام اور فقہائے کرام کی کتابوں سے وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ سلسلۂ عالیہ قادریہ اور خصوصاً سلسلۂ مبارکہ قادریہ حسنیہ کے منتسبین و متوسلین اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور صلوٰۃ غوثیہ پڑھ کر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم لے کر ہر قدم پر آپ کا نام پکار کر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اپنی مشکلات و مصائب کے حل کے لئے رجوع کریں۔ اور اس عمل کو روزانہ کا معمول بنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور جگر گوشہ رسول، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ، کی اعانت و امداد کے مستحق ٹھہریں۔

(فقیر) محمد امیر شاہ بن حافظ سید محمد زمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

قادری گیلانی

یکہ توت پشاور

۱۷ مارچ سنہ ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۲ھ

بروز منگل (سہ شنبہ)

سوانح حیات سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

تاج العارفین، سلطان الاولیاء، شیخ الاسلام، سید السادات قطب الاقطاب، لب الالباب، سلّاب الاحوال، پیران پیر، غوث اعظم، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی ہیکلِ یزدانی حضرت ابو محمد محی السنہ والدین سیّدنا الشیخ

عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ

نام والقاب آپ کا اسم مبارک عبدالقادر اور کنیت ابو محمدؐ ہے۔ جبکہ آپ مختلف بلادِ اسلامیہ میں شیخ الاسلام، تاج العارفین، محی الدین، سلطان الاولیاء، قطب الاقطاب، پیرانِ پیر، اور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کے القابات سے مشہور ہیں۔[۱]

شجرہ طیبہ آپ حسنی حسینی سیّد ہیں۔ عام مؤرخین کے علاوہ صاحب بہجۃ الاسرار، صاحب مراۃ الزمان اور ابن جوزی لکھتے ہیں

اسمہ ولقبہ سید السند | آپ کا اسم گرامی اور لقب اس وجہ

---

[۱] اردو دائرہ معارف اسلامیہ لاہور - دانشگاہ پنجاب سن ۱۹۷۳ء
ج ۱۲، ص ۹۲۸ -

قطب الاحد، شیخ الاسلام زعیم العلماء، سلطان الاولیا ابوصالح محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس اللہ سرہ الحسنی ابا والحسینی اما والحنبلی مذھبا[1]

سے مشہور ہے کہ آپ سید و کی سند قطب احد شیخ الاسلام، علماء میں ممتاز اور سلطان الاولیاء ہیں ابوصالح محی الدین عبدالقادر گیلانی والد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی اور مذہب کے لحاظ سے حنبلی ہیں۔

والد گرامی کی طرف سے دس واسطوں سے سلسلۂ نسب حضرت امام حسن علیہ السلام تک یوں پہنچتا ہے۔ حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن حضرت سید عبداللہ جیلی بن حضرت سید یحییٰ زاھد بن حضرت سید شمس الدین محمد زکریا بن حضرت سید ابوبکر داؤد بن حضرت سید موسیٰ ثانی بن حضرت سید عبداللہ صالح بن حضرت سید موسیٰ الجون بن حضرت سید عبداللہ المحض بن حضرت سید حسن المثنیٰ ابن حضرت امام الحسن مجتبیٰ (رضی اللہ عنہ) بن الامام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ[2]

---

[1] عبدالجلال، عرفان، لاہور، ۱۹۷۹ء ص ۲۳

[2] شاہ محمد غوث، درکسب سلوک و بیان حقیقت و معرفت (قلمی) مخزونہ کتب خانہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی یکہ توت پشاور
ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ الاسلام عبدالقادر الکیلانی و اولادہ کراچی ص ۵۴
ملا علی قاری، نزہتہ الخاطر الفاتر، استنبول ۱۳۰۷ھ ص ۶
دارالشکوہ، سفینۃ الاولیاء، لکھنو۔ نول کشور ۱۲۹۵ھ ص ۴۳

جبکہ والدۂ ماجدہ کی طرف سے بارہ واسطوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام تک اس طرح پہنچتا ہے۔

حضرت امّ الخیر فاطمہ بنت حضرت سیّد عبداللہ صومعی بن حضرت سیّد ابوجمال محمد بن حضرت اُبو محمد سیّد احمد بن حضرت ابو محمد سیّد طاہر بن حضرت سیّد ابو عطاء عبداللہ بن حضرت سیّد ابو کمال علی بن حضرۃ سیّد علاؤ الدین بن حضرت سیّد ابو عبداللہ محمد بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت سیّد امام محمد باقر بن حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا۔ بن حضرت الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ[1]

---

[1] شاہ محمد غوث، در کسب سلوک و بیان حقیقت و معرفت (قلمی)

مخزونہ کتب خانہ سیّد محمد امیر شاہ قادری گیلانی یکہ توت پشاور،

ابراہیم عبد الغنی الدروبی، شیخ الاسلام عبدالقادر الکیلانی واولادہٗ کراچی ص۵۴، مُلا علی قاری نزھتہ الخاطر الفاتر، استنبول ۱۳۰۷ھ ص۷،

دارا شکوہ، سفینۃ الاولیاء لکھنؤ نول کشور ۱۲۹۵ھ ص۴۳

ولادت باسعادت:- حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۴۷۰ھ ۱۰۷۷ء

میں بمقام گیلان[2] پیدا ہوئے۔[1]

---

[1] محمد یحیٰی تاذ، قلائد الجواھر (اردو ترجمہ) کراچی، مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص۲۶۔ ، شیخ عبدالحق زبدۃ الآثار (اردو ترجمہ) اقبال احمد فاروقی، لاہور، مکتبۂ نبویہ ۱۹۹۱ء ص۴۶۔

ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ عبدالقادر و اولادہ کراچی ص۳۷،

عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین بیروت، احیاء التراث عربی ج ۵ ص۳۰۷،

ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام ج ۱ ص۱۹۷، شیخ لیس، تاریخ بغداد بحوالہ عبدالجلال، عرفان، لاہور ۱۹۷۹ء ص۲۲۔ امام شمس الدین الذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں ص۴۳۹ اور جامی صاحب نے نفحات الانس میں ص۵۰۶ پر اور بعض دیگر مصنفین نے آپ کی تاریخ پیدائش ۴۷۱ھ تحریر کی ہے لیکن ۴۷۰ھ صحیح ہے اور اس پر تمام ثقہ مورخین کا اتفاق ہے، عبدالجلال، عرفان ۱۹۷۹ء ص۲۱

[2] گیلان۔ اسے جیلان بھی کہتے ہیں۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں کبھی جیلان اور کبھی دیلم کا اطلاق اس تمام صوبے پر ہوا کرتا تھا۔ جو بحیرہ خزر کے جنوب مغربی ساحل کے گرد واقع تھا، اسٹرینج، جی، لی، جغرافیہ خلافت مشرقی (اردو ترجمہ) محمد جمیل الرحمٰن لاہور، سنگ میل پبلیکیشنز ۱۹۸۷ء، ص۲۲۵

ابتدائی تعلیم و تربیت :- آپ کی پیدائش کے بعد جلد ہی والد محترم صاحب رحلت فرما گئے اور تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری والدہ ماجدہ پر آپڑی۔ اس پاک طینت خاتون نے اس سلسلے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور اپنے لختِ جگر کو دینِ الٰہی کی خدمت اور اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ نے ناظرہ قرآن، حفظِ قرآن اور عربی و فارسی کی ابتدائی کتب علمائے جیلان سے پڑھیں[1] اور مزید تعلیم کے لئے بغداد روانہ ہوئے اس سفر کے دوران آپ کی مشہور کرامت ظاہر ہوئی اور آپ کی سچائی و صداقت کی بناء پر ڈاکوؤں کا پورا گروہ آپ کے دستِ اقدس پر تائب ہوا اور از سرِ نو صحیح اسلامی زندگی اختیار کی۔ اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ نے کس عمدگی سے آپ کی تربیت فرمائی تھی۔

بغداد شریف میں تشریف آوری :- حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۱۸ سال کی عمر میں ۴۸۸ھ میں بغداد شریف تشریف لائے[2] اس سلسلے میں علامہ ذہبی ابن نجار کے حوالے سے لکھتے ہیں :-

دخل الشیخ عبد القادر بغداد فی سنۃ ثمان وثمانین واربع مائۃ[3]	حضرۃ شیخ عبد القادر (رحمۃ اللہ علیہ) ۴۸۸ھ میں بغداد (شریف) میں داخل ہوئے۔

---

[1] عبد الجلال، عرفان ۱۹۷۹ء۔ ص ۲۸، ۲۹

[2] ابراہیم عبد الغنی الدروبی، شیخ الاسلام سیدنا عبد القادر و اولادہ، ابو الحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت، کراچی مجلس نشریات اسلام ج ۱ ص ۱۹۷

[3] الذہبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، موسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ۔ ج ۲۰ ص ۴۴۳۔

یہی وُہ سال ہے، جس سال امام غزالی نے تلاش حق وحصولِ الیقین کے لئے بغداد کو خیر باد کہا تھا۔ یہ محض اتفاق نہیں کہ ایک جلیل القدر امام سے جب بغداد محروم ہُوا تو دُوسرا جلیل القدر مصلح اور داعی الی اللہ کا وہاں ورود ہُوا۔[1]

اساتذہ کرام:- حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ، نے بغداد شریف میں صاحب فن علماء وفضلاء، آئمۂ وقت اور اعلام ھدیٰ سے استفادہ کیا اور تمام عُلوم مروجہ میں مہارت حاصل کر لی۔[2] آپ کے چند مشہور اساتذہ اور مشائخ گرامی کے نام یہ ہیں:-

۱- ابوزکریا یحییٰ ابن علی بن خطیب التبریزی:- مدرسہ نظامیہ بغداد شریف میں شعبۂ ادب کی تدریس اور کتب خانے کے نگران تھے۔ ۵۰۲ھ میں وفات پائی۔[3]

۲- ابوالوفا علی بن عقیل البغدادی:- فقہ حنبلی کے معروف فقیہہ تھے متعدد کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن میں "الارشاد" اور "الفصول" مشہور ہیں۔ آپ نے ۵۱۳ھ میں وفات پائی۔[4]

۳- ابوغالب محمد بن الحسن الباقلانی۔[5]

۴- ابومحمد جعفر بن احمد سراج المتوفی ۵۰۰ھ۔[6]

---

[1] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام، ج ۱ ص ۱۹۷

[2] عبدالحق، زبدۃ الآثار (اردو ترجمہ) اقبال احمد فاروقی لاہور، مکتبۂ نبویہ ۱۹۹۱ء ص ۲۶

[3] اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء، ج ۱۲ ص ۹۳۰

[4] ایضاً اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء، ج ۱۲ ص ۹۳

[5] الذہبی شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴

[6] ایضاً

۵- ابوبکر احمد بن المظفر بن سوس[1]
۶- ابی القاسم بن بیان[2]
۷- ابوسعد بن خشیش[3]
۸- ابی طالب الیوسفی[4]

شیوخ :- آپ نے اس وقت کے دو ممتاز اور جلیل القدر مشائخ عظام سے سلوک و طریقت کے اسرار و رموز اخذ کئے

۱- حضرۃ الشیخ حماد الدباس :- اپنے وقت کے نہایت ہی محترم و مسلم صوفی، عارف و زاہد اور مرتاض بزرگ تھے۔ حضور غوث اعظم نے آپ کی صحبت میں رہ کر سلوک و معرفت کی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ آپ نے ایک دن حضرت غوث الثقلین کے متعلق پیشن گوئی فرمائی کہ اس عجمی کا ایسا قدم ہے کہ اپنے وقت میں تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا۔ آپ نے ۵۲۵ھ میں وفات پائی[5]

۲- حضرۃ قاضی ابوسعید مبارک المخرمی الحنبلی :- فقہ حنبلی کے بہت بڑے فقیہہ عالم و فاضل اور اکابرین صوفیائ میں سے تھے، حضرت پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اور آپ ہی کے ہاتھ سے خرقۂ طریقت پہنا[6] ۵۱۳ھ میں فوت ہوئے[7]

---

[1] تا [4] الذہبی شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴۲۔ [5] جامی عبدالرحمٰن، نفحات الانس اردو ترجمہ کراچی، مدینہ پبلشنگ سنہ ۱۹۸۲ء ص ۵۸۸، محمد یحییٰ تاذفی، قلائد الجواہر (اردو ترجمہ) کراچی مدینہ پبلشنگ سنہ ۱۹۷۸ء ص ۲۸، ص ۲۸۲

[6] دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور؛ دانش گاہ پنجاب سنہ ۱۹۷۳ء ج ۱۲، ص ۹۳۰، ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ الاسلام عبدالقادر و اولادہ، کراچی ص ۲۱

[7] ایضاً ص ۳۹

مجاہدات وریاضات:- حضرۃ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کو انتہائی سخت مجاہدات سے گزارا اور پچیس سال تک عراق کے جنگلوں اور بیابانوں میں عبادت میں مشغول رہے۔ گیارہ سال تک برج بغداد (برج عجمی) میں یادِ الٰہی میں بسر کئے اور چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔[۱]

درس وتدریس اورافتاء:- علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد ۵۱۳ھ میں آپ نے اپنے مرشد و معلم حضرۃ قاضی ابوسعید المخرمی کے مدرسہ میں درس وتدریس شروع فرمائی۔[۲] ابن جوزی لکھتے ہیں۔

کان ابوسعد المخرمی قد بنی مدرسۃ لطیفۃ بباب الازج ففوضت الی عبدالقادر[۳]	حضرت ابوسعد المخرمی (رحمۃ اللہ علیہ) نے (بغداد شریف) میں بلب الازج کے مقام پر "لطیفہ" کے نام سے ایک دارالعلوم قائم فرمایا اور اُسے حضرۃ شیخ عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کر دیا۔

یہاں پر آپ مختلف قسم کے تیرہ علوم کی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے اور ساتھ ساتھ دارالافتاء کا کام بھی آپ نے ہی سنبھال رکھا تھا۔ اقطار اسلامی سے کثیر استفتاء آتے اور آپ حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرۃ امام شافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے مذاہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔[۴]

---

۱ عبدالحق، اخبار الاخیار (اردو ترجمہ)، انوار الصوفیہ، لاہور مقبول اکیڈمی ۱۹۸۸ء صہ ۳۱

۲ عبدالجلال، عرفان ۱۹۷۹ء صہ ۳۴

۳ الذھبی، شمس الدین۔ سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ صہ ۴۴۱

۴ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ صہ ۹۳۱

اصلاح وارشاد:- درس وتدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے عوام کی اصلاح وفلاح کے لئے رُشد وھدایت کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ ہفتے میں تین بار وعظ فرماتے۔ سارا بغداد آپ کے مواعظ پر ٹوٹ پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی قبولیت عطاء فرمائی۔ جو بڑے بڑے بادشاہوں کو نصیب نہ ہوسکی۔ بادشاہ اور وزراء آپ کی مجلس میں نیازمندانہ حاضر ہوتے اور ادب سے بیٹھ جاتے، علماء وفقہاء کا کچھ شمار نہ تھا۔ ایک ایک مجلس میں چار چار سو دواتیں شمار کی گئیں جو آپ کے ارشادات قلم بند کرنے کے لئے لائی جاتیں[1]۔ ابن جوزی نے آپ کے مواعظ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

فتكلم على الناس بلسان الوعظ، وظهر له صيت.. بالزهد وكان له سمت وصمت وضاقت المدرسة بالناس فكان يجلس عند سور بغداد مستنداً الى الرباط ويتوب عندهٗ في المجلس خلق كثير فعمرت المدرسة ووسعت وتعصب في ذالك العوام[2]

لوگوں کو وعظ کی زبان میں تلقین فرماتے آپ کا وجود زھد کی علامت تھا اور آپ پاکیزہ روش کے مالک اور کم سخن تھے۔ مدرسہ میں لوگوں کو وعظ ونصیحت شروع فرمائی۔ پس لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے جگہ تنگ ہوگئی اور بغداد شہر کی فصیل تک لوگوں کا اجتماع ہوتا۔ ایک ایک مجلس میں کثرت سے لوگ آپ کے دستِ اقدس پر توبہ کرتے چنانچہ کئی بار مدرسہ کو وسعت دیگئی لیکن اس کے

---

[1] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام۔ جلد ۱ ص۱۹۸۔

[2] الذھبی شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت:- موسسة الرسالة ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص۴۴۱۔

باوجود جگہ لوگوں کے لئے ناکافی ہوتی۔

اخلاق و محامد:- حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظہر اتم تھے۔ آپ کے معاصرین آپ کے حسنِ اخلاق، تواضع وانکسار سخاوت وایثار کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

علامہ ابن نجار فرماتے ہیں۔

ما رأت عيناي احسن خلقاً ولا اوسع صدراً ولا اكرم نفساً ولا الطف قلباً ولا احفظ عهداً و وداً من سيدنا الشيخ عبد القادر ولقد كان مع جلاله قدره وعلو منزلته وسعة علمه يقف مع الصغير ويوقر الكبير ويبدؤ بالسلام ويجالس الضعفاء ويتواضع للفقراء[1]

میری آنکھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر (جیلانی رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کسی کو اتنا خوش اخلاق، وسیع الحوصلہ، کریم النفس، رفیق القلب، مہربان وعدوں اور دوستی کی پاسداری کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اس قدر عظمت علو مرتبت اور وسعت علم کے باوجود چھوٹے کی رعایت فرماتے، بزرگوں کا احترام کرتے سلام میں سبقت فرماتے، کمزوروں کو ساتھ بٹھاتے اور درویشوں کے ساتھ تواضع اور انکساری سے پیش آتے۔

مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد البغدادی کہتے ہیں۔

ابعد الناس عن الفحش اقرب الناس الى الحق

غیر مہذب بات سے انتہائی دور حق اور معقول بات سے بہت قریب

---

[1] محمد یحییٰ تاذفی، قلائد الجواہر، کراچی، مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص ۱۳

شدید الباس اذا انتھکت محارم اللہ عزّ وجل لایغضب لنفسہ ولا ینتصر لغیر ربہ[1]

اگر احکام خداوندی اور حدود الٰہی میں سے کسی پر دست درازی ہوتی تو آپ کو جلال آجاتا خود اپنے معاملے میں کبھی غصّہ نہ فرماتے اور اپنے رب تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کے لئے انتقام نہ لیتے۔

سمعانی آپ کے مناقب یوں بیان کرتا ہے۔

ھو امام الحنابلہ وشیخھم فی عصرہ فقیہ صالح دین خیر کثیر الذکر دائم الفکر سریع الدمعۃ[2]

وہ (حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ) اپنے زمانے میں حنابلہ کے امام اور شیخ ہیں۔ فقیہ، صالح دین بہت زیادہ نیکی کرنے والے کثرت سے ذکر کرنے والے، ہمیشہ مراقبہ میں رہنے والے اور بہت زیادہ آنسو بہانے والے ہیں

امام شعرانی کتاب الانساب میں رقم طراز ہیں کہ امّت محمدیہ میں جتنی ہستیاں گذری ہیں ان میں وہ صفات موجود نہیں جو غوث اعظم کی بابرکت شخصیت میں ہیں[3]

تلامذہ:- آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ تقریباً نصف صدی تک درس وتدریس فرماتے رہے اس دوران

---

[1] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواھر، کراچی: مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص۔

[2] عبدالحی ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب بیروت۔ دارالآفاق الجدیدہ ج ۴ ص۱۹۸۔ [3] عبدالجلال، عرفان، لاہور ۱۹۷۹ء ص۵۔

ایک زمانہ نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا۔ علامہ ذہبی نے آپ کے نامی گرامی شاگردوں کی فہرست میں یہ نام شامل کئے ہیں۔

السمعانی، عمر بن علی القرشی، حافظ عبد الغنی، شیخ موفق الدین بن قدامہ، عبد الرزاق، موسیٰ، شیخ علی بن ادریس، احمد بن مطیع الباجسرائی ابو ھریرہ، محمد بن لیث الوسطانی، اکمل بن مسعود الھاشمی، ابو طالب عبد اللطیف بن محمد بن القبیطی[۱]

معاصرین :- آپ نے بغداد شریف میں تہتر سال گزارے اور پانچ عباسی خلفاء :-

مستظہر باللہ (۴۸۷ھ — ۵۱۵ھ)

مسترشد باللہ (۵۱۵ھ — ۵۲۹ھ)

راشد باللہ (۵۲۹ھ — ۵۳۰ھ)

المقتفی لامر اللہ (۵۳۰ھ — ۵۵۵ھ)

اور مستنجد باللہ (۵۵۵ — ۵۶۶ھ)

یکے بعد دیگرے آپ کے سامنے مسند خلافت پر بیٹھے[۲] اس دور کے چند معروف اور ممتاز بزرگانِ دین کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرۃ شیخ حماد الدباس متوفی ۵۲۵ھ۔

۲۔ حضرۃ المبارک ابو سعید المخزمی (۴۴۶ھ - ۵۱۳ھ)

۳۔ حضرۃ شیخ عدی بن مسافر متوفی ۵۵۵ھ

---

[۱] الذہبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ صفحہ ۴۴

[۲] ابو الحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت کراچی مجلس نشریات اسلام ج ۱ ص ۲۰۶

۴۔ حضرت شیخ علی بن الہیتی متوفی سنہ ۵۶۴ھ
۵۔ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی[1]
(۴۹۰ھ - ۵۶۳ھ)
۶۔ حضرت شیخ ابو محمد القاسم بن عبد البصری متوفی سنہ ۵۸۰ھ
۷۔ حضرت شیخ قضیب البان متوفی سنہ ۵۷۰ھ
۸۔ حضرت شیخ عبد الرحمٰن طفسونجی[2]
۹۔ حضرت شیخ بقا بن بطو۔
۱۰۔ حضرت شیخ شریف ابو سعید علی قیلوی سنہ ۵۵۷ھ
۱۱۔ حضرت شیخ ماجد کردی المتوفی سنہ ۵۶۴ھ
۱۲۔ حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی
(۴۴۰ھ - ۵۳۵ھ)
۱۳۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی متوفی سنہ ۶۳۲ھ
۱۴۔ حضرت شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز (۵۳۳-۶۰۸ھ)
۱۵۔ حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی المتوفی سنہ ۶۱۹ھ
۱۶۔ حضرت شیخ عبد اللہ الجبائی الشافعی (۵۲۱ھ - ۶۰۵ھ)
۱۷۔ حضرت احمد بن مبارک المقری المتوفی (۵۷۰ھ)

تصانیف:۔ حضرت امام یافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیران پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتب اور تالیفات جو مختلف علوم میں ہیں ان کی تعداد تیس (۳۰) سے زیادہ ہے[3]۔ ان میں سے

---

[1] یہ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا اور مرشد طریقت تھے۔
[2] یہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سسر بھی تھے۔
[3] عبد الجلال عرفان، سنہ ۱۹۷۹ء صفحہ ۵

صرف ۱۵ کتابوں کا ذکر مختلف ماخذ میں ملتا ہے۔ شاید باقی تصانیف حوادثِ زمانہ کی بدولت ضائع ہو گئیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے "دائرہ معارف اسلامیہ"[۱] میں درج ذیل پندرہ کتابیں دی گئیں ہیں۔

۱۔ الغنیۃ الطالبی طریق الحق[۲] (طبع مصر ۱۲۸۸ھ
یہ غنیۃ الطالبین کے نام سے معروف ہے)
۲۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی[۳]
۳۔ الفیوضات الربانیہ فی الاوراد القادریہ
۴۔ فتوح الغیب[۴]
۵۔ حزب البشائر الخیرات (طبع مصر)
۶۔ تحفتہ المتقین
۷۔ حزب الرجاء والانتہاء
۸۔ الرسالۃ الغوثیۃ (بغداد میں وزارتِ اوقاف کے کتب خانے میں موجود ہے)
۹۔ الکبریت الاحمر فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۰۔ مراتب الوجود
۱۱۔ یواقیت الحکم

---

[۱] اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور۔ دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳۱-۲
[۲] حاجی خلیفہ، کشف الظنون، بیروت، دار العلوم الحدیثہ ج ۲ ص ۱۲۱۱،
عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، احیاء التراث ج ۵ ص ۳۰۷
[۳] ذیلی کشف لظنون ج ۴ ص ۱۶۴، ایضاً معجم المؤلفین ج ۵ ص ۳۰۷
[۴] ایضاً ج ۲ ص ۱۲۳۴، ایضاً کشف الظنون ج ۲ ص ۱۲۲۴

۱۲- معراج لطیف المعانی
۱۳- جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر[1]
۱۴- سر الاسرار ومظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار[2]
۱۵- آداب السلوک والتوصل الیٰ منازل الملوک[3]

علاوہ ازیں علامہ رشید رضا نے قرآن کریم کی تفسیر کے ایک خطی نسخے کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ مفتی طرابلس (شام) کے کتب خانے میں موجود ہے[4]

کرامات:

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات بے حد و بے حساب ہیں۔ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

واما کراماتہ یعنی الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فخارجۃ عن الحصر وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ ان کراماتہ تواترت او قربت من التواتر ومعلوم بالاتفاق انہ لم یظہر ظہور کراماتہ لغیرہ من شیوخ الآفاق[5]	اور آپ یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات شمار سے خارج ہیں اور مجھ کو اُن لوگوں نے خبر دی ہے جو (زمانہ) کے مشہور امام ہیں کہ آپ کی کرامات متواتر ہیں یا قریب بہ تواتر ہیں۔ اور بالاتفاق معلوم ہے۔ کہ آپ کے کسی ہم عصر شیخ سے ان جیسی کرامات ظہور میں نہیں آئیں۔

---

[1] عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت: احیاء التراث عربی ج ۵ ص ۳۰۷
[2] ایضاً
[3] ایضاً
[4] اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور: دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳۲
[5] جامی عبدالرحمن، نفحات الانس ص ۵۰۸

شیخ الاسلام محی الدین نووی بُستان العارفین میں رقم طراز ہیں۔

"جس کثرت سے ثقہ راویوں کے ذریعے ہم تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کی کرامات پہنچی ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کسی اور شیخ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں"[۱]۔

قال الشیخ عزالدین بن عبدالسلام ما نقلت کرامات احد بالتواتر الا شیخ عبدالقادر[۲]

حضرت شیخ عزالدین بن سلام کہتے ہیں کہ (حضرت) شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی ایک کی کرامات تواتر کے ساتھ نقل نہیں کی گئیں ہیں۔

عصرِ حاضر کے ممتاز مؤرخ ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں۔

سیّدنا عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کی کرامات کی کثرت پر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام اور امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ شیخ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں[۳]۔

اولادِ امجاد:- علامہ ابن نجار نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ میں نے سیّدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی کے بیٹے سیّد عبدالرزاق سے سُنا کہ میرے والدِ بزرگوار کے مجموعہ سمیت ننانوے (۹۹) بچے تھے جن میں سینتالیس (۴۷) لڑکے اور باقی لڑکیاں تھیں، اور یہ چار بیویوں سے تھے۔ آپ کی تمام اولاد صاحبِ کمال اور صاحبِ فضیلت تھی ان میں تیرہ (۱۳) صاحبزادے خصوصاً علوم ظاہری و باطنی میں تازیست اپنے والدِ بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے رہے ان کے اسماءِ گرامی یہ ہیں[۴]۔

۱؎ محمد یحیٰ تاذ، قلائد الجواہر ص ۷۵۔ ۲؎ عبدالحی ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، بیروت دارالآفاق الجدیدہ، ج ۴ ص ۲۰۰۔ ۳؎ ابوالحسن علی ندوی تاریخ دعوت و عزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام ج ا ص ۲۰۱۔ ۴؎ عبدالجلال، عرفان ۱۹۷۹ء ص ۵۳

۱- حضرت سیدابوبکر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (۵۳۲ھ تا ۶۰۲ھ)
۲- حضرت سید شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۵۹۲ھ
۳- حضرت سید عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۵۷۵ھ
۴- حضرت سید شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۶۰۰ھ
۵- حضرت سید شیخ عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۵۸۷ھ
۶- حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۵۹۳ھ
۷- حضرت سید عبداللہ قدس سرہٗ۔ المتوفی ۵۸۹ھ
۸- حضرت سید عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۵۷۳ھ
۹- حضرت سیدنا شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۰۳ھ[1]
۱۰- حضرت سید یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی ۶۰۰ھ
۱۱- حضرت سید شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۶۱۸ھ
۱۲- حضرت سید شیخ صالح رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۳- حضرت سید عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ۔

وصال:- حضرت سیدنا پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۰ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ۱۱۶۶ء[2] میں اکانوے برس کی عمر میں ہوا۔ نماز

جنازہ آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کا جسد مبارک باب الازج میں مدرسے میں سپرد خاک کیا گیا[3]

---

[1] کتاب ھٰذا کے مؤلف قبلہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری انہی کی اولاد سے ہیں۔
[2] محمد یحیٰی تاذ، قلائد الجواھر (اردو ترجمہ) کراچی مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص ۲۶۸
عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، احیاء التراث عربی ج ۵ ص ۳۰۷
[3] محمد یحیٰی تاذ، قلائد الجواھر (اردو ترجمہ) کراچی ۱۹۷۸ء ص ۲۶۸۔

تصرف بعد از وصال :۔ سید الاولیاء، رئیس الاصفیاء حضرت شیخ مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار شیوخ ایسے ہیں جو زندوں کی طرح اپنی قبروں میں رہ کر بھی تصرف کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ معروف کرخی، شیخ ابن قیس حرانی اور شیخ عقیل منجبی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین[1]۔

اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ آج بھی اپنے مریدین و متوسلین کی ہر مشکل میں مدد فرماتے ہیں۔ ہر دور میں عوام و خواص نے آپ کی ذاتِ اقدس سے مشکلات و مصائب میں استغاثہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں "صلوٰۃ غوثیہ" کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اور بزرگانِ دین نے اسے آزمودہ اور مجرب قرار دیا ہے۔ چنانچہ عصرِ حاضر کی نابغہ روزگار شخصیت، بقیۃ السلف، جامع شریعت و طریقت، معروف محقق اور ممتاز روحانی پیشوا حضرۃ علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی قدس سرہٗ نے علمائے اجل اور صوفیائے اکمل کی نگارشات کی روشنی میں "صلوٰۃ غوثیہ" اور "ضربِ الاقدام" پر یہ تحقیقی مقالہ قلم بند فرمایا جو کہ دینِ اسلام، سلسلہ ہائے طریقت اور خصوصاً سلسلۂ عالیہ قادریہ کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے تاکہ اسی طرح عوام و خواص ان کے فیوضات عالیہ سے مستفیض و مستفید ہوتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

سید محمد انور شاہ قادری

۲۹ رمضان ۱۴۱۲ھ اپریل ۲، ۱۹۹۲ء

---

[1] محمد یحییٰ تاذفی، قلائد الجواہر، (اردو ترجمہ) کراچی مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء، ص ۳۲۶

حضرت شیخ المحدثین والمفسرین علامہ جلال الدین سیوطی[1] رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الرحمۃ فی الطب والحکمۃ"[2] میں عراق کی جانب قدم لے کر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے ندا کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت براری کے ضمن میں — رقمطراز ہیں۔

(فائدہ لقضاء الحوائج)
فمن اراد ذالك فليستقبل القبلة وليقرا الفاتحة و اية الكرسي و الم نشرح و يهدى ثوابها لسيدى الشيخ عبدالقادر الجيلانى ويخطو ويسير الى جهة للمشرق احدى عشرة خطوة ينادى يا سيدى عبدالقادر عشر مرات ثم تطلب حاجتك۔

جو شخص اپنی حاجت براری کی دُعا کا ارادہ کرے پس قبلے کی طرف مُنہ کر کے سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی اور سورۂ الم نشرح پڑھ کر اس کا ثواب اپنے سردار الشیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کو بخشے اور مشرق (عراق) کی جانب پھر جائے اور گیارہ قدم اٹھائے اور دس بار ندا کرے۔
"یا سیدی عبدالقادر"
پھر اپنی حاجت کیلئے دُعا کرے۔

ا؎ جلال الدین سیوطی: اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین، بلند پایہ فقیہہ محدث اور بہترین مفسر قرآن تھے۔ آپ کے ہمعصر فضلاء میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے آپ سے مناظرہ کرنے کی ہمت ہوتی۔ آپ نے جلالین شریف کا نصف اوّل تالیف کیا اور تفسیر در منثور مکمل لکھی آپ کی تصانیف چار سو سے زیادہ ہیں۔ اقوال صحیح کے مطابق آپ کا وصال ۹۱۱ھ میں ہوا۔ مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیا اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بمکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۳۱۱
۲؎ جلال الدین سیوطی، الرحمۃ فی الطب والحکمۃ، پشاور۔ رحمن گل پبلشرز ص ۲۷۹۔

عالمِ علومِ ربانی، غوّاصِ بحرِ عرفانی حضرت العلاّمہ محمّد یحییٰ[1] تاذ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفِ لطیف "قلائد الجواہر" میں صلوٰۃ غوثیہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں ۔

"شیخ علی خبّاز فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم سے سنا کہ حضرت شیخ (رضی اللہ عنہ) فرمایا کرتے تھے کہ :۔

"جو شخص اپنی مصیبت میں میری مدد چاہے گا' تو اس کی مصیبت رفع کر دی جائے گی اور شدّتِ کرب میں میرا نام لے کر پکارے گا تو اس کی مصیبت دور ہو جائے گی اور جو دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے گا کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ

---

[1] محمد یحیی تاذ :۔ الشیخ محمد بن یحیی التاذفی الحلبی المتوفی ۹۶۳ھ، ثلاث وستّین وتسع مائۃ ۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون ، بیروت ، دار العلوم الحدیثہ ج۲ ص۱۳۵۳

سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے گا وہ انشاءاللہ ضرور پوری ہوگی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ میری قبر کی سمت سات یا گیارہ قدم چل کر حاجت بیان کرے گا تو انشاءاللہ وہ حاجت پوری ہوگی ؎

الحمد لله انی فی جوار فتیٰ حامی الحقیقة نفاع وضرار

اللہ کا شکر ہے کہ میں ایسے جوان صالح کا قرب حاصل کئے ہوئے ہوں جو حقیقت پرست حق کے لئے نفع رساں اور برائیوں کو دفع کرنے والے ہیں۔

لا یرفع الطرف الا عند مکرمة من الحیاء ولا یغضی الاعلیٰ عار

وہ اچھائی اور نیکی کے بغیر نظر نہیں اُٹھاتے اور ہر وقت حیاء دامن گیر رہتی ہے اور برائی کو دیکھ کر آنکھ بند کر لیتے ہیں۔ شیخ علی کا قول ہے کہ یہ عمل بہت مجرّب ثابت ہُوا ہے۔[1]

---

[1] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواہر (اردو ترجمہ) مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ص ۱۳۰۔

حضرت علامہ المحقق المدقق الفہامہ علی بن سلطان محمد المشہور بہ القاری[1] رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقبول ومشہور تالیف نزہتہ الخاطر الفاتر میں تحریر فرماتے ہیں۔

وعن الشیخ ابی الحسن علیّ الخباز (قدّس سرہٗ) قال سمعت الشیخ اباالقاسم عمرالبزاز یقول سمعت سیّدی السیّد الشیخ محی الدین عبدالقادر (رضی اللہ عنہٗ) یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہٗ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرّجت عنہٗ ومن توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت حاجتہ ومن

شیخ ابی الحسن علیّ الخباز (قدّس سرہٗ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ اباالقاسم عمرالبزاز سے سُنا وہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اپنے سردار السید الشیخ محی الدین عبدالقادر (رضی اللہ عنہٗ) سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مشکل دور ہو جائے گی اور جو شخص انتہائی تکلیف میں مجھے پکارے تو اُس کی تکلیف رفع ہو جائے گی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

---

[1] علی بن سُلطان محمد القاری:- آپ ہرات میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ میں جاکر تحصیل علوم کی اور وہیں سکونت اختیار فرمائی۔ انتہائی کثیر تعداد میں تصانیف فرمائیں۔ مذہب حنفیہ میں اس کو مجدد کا درجہ دیا گیا ہے۔ سنہ ۱۰۱۴ ہجری میں بمقام مکہ معظمہ انتقال فرمایا۔ لباب المعارف علمیہ مؤلفہ مولوی عبدالرحیم ۔ سنہ ۱۹۱۸ء ج ۱۔ ص ۴۳۔

صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعة
بعد الفاتحة سورة اخلاص
احدی عشرة مرة ثم یصلی
ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد السلام من التشہد
احدی عشر مرة ویذکرہ
ثم یخطو الی جہة العراق
احدی عشر خطوة ویذکر
اسمی ویذکر حاجتہ فانہا
تقضی باذن اللہ[1]

کہ حضور میرا وسیلہ ہیں رب
تو اس کی حاجت پوری ہو جائیگی
اور جو کوئی دوگانہ ادا کرے ہر رکعت
میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ
سورۂ اخلاص پڑھے پھر تشہد پڑھ
کر سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود
وسلام پڑھے پھر عراق کی طرف
گیارہ قدم لے اور میرا نام لیکر اپنی حاجت
بیان کرے تو بیشک اللہ کے حکم سے
اس کی حاجت پوری ہو جائے گی

---

[1] ملا علی قاری، نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سید غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی (عربی) استنبول ۱۳۰۷ھ ہجری ص۱۶

حضرت شیخ المشائخ، عارف باللہ شاہ ابوالمعالی

صاحب[۱] رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں رقم طراز ہیں "شیخ عمر بزاز[۲] سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ جو شخص سختی میں مجھے یاد کرے۔ میں اس کی بلا کو دور کر دیتا ہوں۔ اور جو مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مصیبت رفع کرتا ہوں اور جو کسی حاجت کے لئے خدا کے حضور میں مجھے وسیلہ بنائے تو میں اس کی حاجت روا کر دیتا ہوں اور جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں

---

[۱] شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری:۔ آپ حضرت داؤد کرمانی قادری شیر گڑھ شریف کے بھتیجے، داماد اور خلیفہ ہیں۔ آپ نے سید موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مستفیض ہوئے۔ لیکن آپ پر قادری نسبت غالب تھی۔ کثیر تصانیف آپ کے قلم مبارک سے منظر عام پر آئیں۔ ان میں تحفۃ القادریہ، نغماتِ داؤدی، مونس جان زعفران زار، اور گلدستۂ باغِ ارم قابلِ ذکر ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے۔ رود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۲۷۹۔

[۲] شیخ عمر البزاز:۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے۔ نہایت عابد و زاہد تھے کافی عرصہ تک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے۔ اور ان سے فقہ پڑھی اور حدیث کی سماعت کی۔ بغداد کے بازاروں میں کپڑا فروخت کرتے تھے۔ رمضان المبارک ۱۴ تاریخ سنہ ۶۰۸ھ میں وفات پائی اور بغداد کے غربی کونے میں دفن کئے گئے۔ آپ کی ولادت سنہ ۵۳۳ھ کو ہوئی۔ ابراہیم عبدالغنی المختصر فی التاریخ شیخ الاسلام سید عبدالقادر گیلانی و اولادہ، طاہر علاؤالدین، ناظم آباد کراچی ص ۴۲

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سورۂ کافرون گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور پھر گیارہ دفعہ درود پیغمبر علیہ السلام پر بھیجے اور سلام کہے اور اس کو یاد کرے بیشک اس کی حاجت پوری ہوگی۔[1]

---

[1] شاہ ابوالمعالی، تحفۃ القادریہ (اردو ترجمہ) ملک فضل دین لاہور ۱۳۲۴ھ ص ۵۰

سندالمحدّثین، امام الحدیث فی الهند،
شیخ محقق الشیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ

نے بہجۃ الاسرار کی تلخیص "زبدۃ الآثار"[1] کے نام سے فرمائی۔ اس میں مسئلہ مذکورہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہِ ایزدی میں سوال کیا کرو۔ جو کوئی مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے۔ اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور کردی جاتی ہے۔ جو شخص مجھے وسیلہ بناکر دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کردیتا ہے اور جو شخص مندرجہ ذیل طریقہ پر دو نفل ادا کریگا۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور اس کے بعد سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھے اور پھر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ سائل کی حاجت پوری کرے گا۔"[2]

---

[1] زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار، اس کا اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے کیا ہے جو کہ مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور سے سنہ ۱۹۹۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔

[2] زبدۃ الآثار (اردو ترجمہ) صفحہ ۱۱۵۔

جامع شریعت وطریقت، امام المحدثین، شیخ الہند حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی[1] رحمۃ اللہ علیہ نے دوگانہ شریف اور عراق کی جانب قدم لینے پر ایک مستقل رسالہ مسمیٰ "ضرب الاقدام" تصنیف فرمایا جس کا اردو ترجمہ فارسی متن کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

دوگانہ که متعارف است درسلسلهٔ شریفه قادریه امری مقرر ومشهور ومعمول است وبعضے فقهارا بجهت اقدام که آن معلوم خواهد شد

دوگانہ[2] کا پڑھنا ایک جانا پہچانا فعل ہے جو کہ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ثابت شدہ امر اور مشہور ومعمول ہے۔ اور بعض فقہا کو قدم[3] لینے پر اعتراض ہے جس کا ذکر آگے

[1] حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی محرم ۹۵۸ھ میں دہلی میں حضرت مولنا سیف الدین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر مکہ معظمہ میں حضرت شیخ.. عبدالوہاب متقی سے علومِ حدیث کی تکمیل فرمائی اور ہندوستان واپس آکر درسِ حدیث کے ذریعے مسلمانوں کے بکھرے ہوئے شیرازے کو منظم کیا۔ آپنے ساٹھ (۶۰) کتابیں مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپکو خصوصی عشق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپکے مناقب پر لکھی گئی قدیم ترین کتاب بہجۃ الاسرار کا خلاصہ زبدۃ الآثار کے نام تحریر فرمایا۔ اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں "میری دلی خواہش ہے کہ میرا نام بھی جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والوں، مریدوں اور محبوبوں میں لکھا جائے" علم ومعرفت کا یہ آفتاب جس نے چورانوے برس تک فضائے ہند کو اپنی ضوفشانی سے منور رکھا، ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ / ۱۹۵۳ء کو غروب ہوگیا۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ از خلیق احمد نظامی، دہلی ندوۃ المصنفین

[2] دوگانہ سے مراد وہ نماز ہے جو مغرب کے بعد دو رکعت نفل ادا کئے جاتے ہیں اور اس کو صلوٰۃ الاسرار بھی کہتے ہیں۔ [3] دوگانے کی ادائیگی کے بعد بغداد شریف کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم لینا اور جناب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام لے کر استمداد طلب کرنا۔

سخن است و بعضے از بیگانگان متصوفہ
نیز شکلے دارند و مستغرب شمارند
فقیر حقیر کاتب حروف را کلام مبلغ
علم وی کہ دراں حاصل بودہ نوشتہ
آمد و اقوی دلائل و اوضح مسائل
دریں باب کتاب بہجۃ الاسرار کہ
معدن الانوار و معتبر و مقرر و مشہور
و مذکور است و مصنف آن کتاب
از مشاہیر مشائخ و علماء است میان
وے و حضرت شیخ رضی اللہ عنہم دو
واسطہ است و متقدم است برامام
یافعی کہ ایشان نیز از منتسبان سلسلہ
شریفہ و محبان جناب حضرت غوث اعظم
و قول امام عبداللہ یافعی کہ در مدح
حضرت ایشان گفتہ ان کراماتہ
بلغت حدالتواتر و معلوم
بالاتفاق ما بلغت مثلہا
من احد من شیوخ الآفاق
و احوال صاحب بہجۃ الاسرار آنچہ
معلوم است نوشتہ خواہد شد

آئے گا نیز وہ لوگ جو کہ تصوف کے علوم سے بے بہرہ
ہیں۔ اس (قدم لینے میں) شک کرتے ہیں اور اسے
ایک عجیب سی بات تصور کرتے ہیں۔ اس فقیر حقیر
محرر کو اپنی استعدادِ علمی کے مطابق اس
مسئلے کے بارے میں جو علم حاصل تھا یہاں
تحریر کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ نہایت ہی قوی
دلائل اور واضح مسائل کے ساتھ "بہجۃ
الاسرار یعنی معدن الانوار" میں مذکور ہے۔ جو کہ
انتہائی معتبر ثابت شدہ اور مشہور کتاب ہے۔
بہجۃ الاسرار کا مصنف دنیائے اسلام کے
مشہور مشائخ اور علماء میں سے ہے۔
اس مصنف اور حضرت سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں۔
اور یہ متقدم ہیں امام یافعی سے جو سلسلہ
عالیہ شریفہ قادریہ میں نسبت رکھتے
ہیں اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
کے محبین میں سے ہیں۔ یہ حضرت
امام عبداللہ یافعی حضور غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں کہ
بے شک آپ کی کرامات حد تواتر[1]

[1] حد تواتر کے معنی یہ ہیں کہ یہ کرامات نہایت ہی ثقہ اور متقی لوگوں سے اتنی کثرت کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں کہ جن میں کسی قسم کا الحاق اور شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ (حاشیہ جاری ہے)

ومقصود اینجا حکایتے چند است کہ معلوم فقیر بود نوشتہ می شود وقتیکہ ایں فقیر در مکہ معظمہ بود در خدمت شیخ اجل متقی شیخ عبدالوہاب کہ مرید امام ہمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ اسرارہما العزیز بودند از حال ایں دوگانہ شریفہ پرسیدم کہ ایں چیست کہ ایں دو رکعت دریں سلسلہ میگذارند فرمودند شیخ ما قادری بودند از ایشاں نیز دیدہ و شنیدہ نشدہ است فقیر عرض کرد کہ ذکر ایں دوگانہ در بہجتہ الاسرار واقع شدہ است فرمودند کہ آں کتاب معتبر است و ما نزدیک ایں مقابلہ کردیم و عادت شریف چناں بود کہ اگر کتابے مفید

کو پہنچ چکی ہیں۔ اور بالاتفاق یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس جہاں میں کسی بھی شیخ کی کرامتیں نہ آپ کی کرامات تک پہنچی ہیں اور نہ ہی آپ کی کرامات کی مثل ہیں۔ نیز صاحب بہجتہ الاسرار کے جو حالات معلوم ہیں تحریر کیئے جائیں گے اور اس جگہ چند واقعات جو کہ اس فقیر کے علم میں تھے بیان کرنا اور لکھنا مقصود ہے یہ فقیر جس وقت مکہ معظمہ میں شیخ اجل متقی (جناب) شیخ عبدالوہابؒ کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور یہ حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہما العزیز کے مرید تھے۔ تو فقیر نے حضرت

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) شیخ الاسلام محی الدین نووی اپنی کتاب "بستان العارفین" میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ جس کثرت سے ثقہ راویوں کے ذریعے ہم تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات پہنچی ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ کسی اور شیخ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ بحوالہ قلائد الجواہر ص ۴۷۵

۵ شیخ عبدالوہاب متقی ہندوستان کے ان عدیم المثال علماء حدیث میں سے تھے جنہوں نے مکہ معظمہ کے ایک گوشے میں بیٹھ کر ساری علمی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور اپنے علمی تبحر کا سکہ حجاز، یمن، مصر اور شام سے منوایا تھا۔ حیات شیخ عبدالحق ص ۱۰۲

و نافع باشد مقابلہ می کردند کہ ایں مطلب از کتاب برآرند بدست فقیر دادند کہ ایں را پیدا کنید فقیر چوں کتاب بکشاد ہمیں مبحث برآمد در باب فضائل اصحابہ و بشراہم رضی اللہ عنہم اخبار کثیر از مشائخ عظام و اولیاء کرام آوردہ و ہمہ دلالت دارند بر بشارت غریبہ و فضائل عظیمہ کہ در حیرت می آردو در آخر باب میگوید قال رضی اللہ عنہ اذا سألتم اللہ فاسئلوہ بی وقال من استغاث بی فی کربۃ کشف عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ و من توسل بی الی اللہ عزوجل قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد السلام ثم یخطو الی العراق احدی عشر خطوۃ و یذکر اسمی و یذکر حاجتہ

شیخ اجل (شیخ عبدالوہاب) سے اس دوگانہ شریف کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جوکہ اس سلسلہ (قادریہ) کے لوگ دو رکعت پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا "میرا شیخ قادری تھا اُن سے یہ نہ دیکھا گیا ہے اور نہ سُنا گیا ہے"۔ اس فقیر نے عرض کیا کہ اس دوگانہ کا ذکر بہجتہ الاسرار میں موجود ہے۔ آپ نے فرمایا "یہ کتاب معتبر ہے اور ہم نے اس عبارت کو دیکھا ہے"۔ اور یہ آپ کی عادت شریفہ تھی، کہ اگر کوئی مفید اور نافع کتاب ہوتی، تو اُس کا مقابلہ کرتے تھے کہ دوسری کتاب میں بھی اس کا یہی مطلب ہے۔ فقیر کو یہ کتاب دے کر فرمایا کہ "یہ مسئلہ اس میں تلاش کرو"۔ فقیر نے جونہی، کتاب کو کھولا تو یہ بحث سامنے آگئی۔ جوکہ "باب فضائل اصحابہ و بشراہم" کے ضمن میں ہے۔ صاحب کتاب نے مشائخ عظام اور اولیائے کرام سے بہت زیادہ خبریں بیان کی ہیں جو کہ حیرت میں ڈال دیتی ہیں اور یہ

فانها تقضی فقال الشیخ
عبد الوهاب لعل هٰذه
الروایة لم تبلغ الشیخ واللّٰه
اعلم۔ وذکره فی تصانیف الامام
عبداللّٰه یافعی وغیره کثیر لاتعد ولاتحصی
وذکر تخطے بجانب عراق بجہت آنست
کہ ایشاں از مشائخ عراق اند و در
بغداد بودند و درینجا حکایتے یاد
می باید کہ از سیاحت عزّ وجل،
ایشاں ارفع است اما خالی از
چیزے نیست و مناسبتے بمقصود
دارد و آں اینست کہ شخصے بقدرے
علم فقہ داشت از ولایت آمدہ بود
واصل از کشمیر بود در گذاردن ایں دوگانہ
در می افتاد و بمردم بحث میکرد
علماء لاہور کہ منتسب سلسلہ شریفہ
بودند متعرض در رد کلام وے شدند
و بعضے باشند کہ اکتفا بتوجہ و دعائے
تخطے نمودہ باشند ایں کشمیری..
بدار الخلافہ فتح در آمد در زمان..
سلطان اکبر بادشاہ وایں سلطان
درآں وقت مقید بتشرع و تعبد و

سب کی سب نادر بشارات اور عظیم
فضائل پر دلالت کرتی ہیں اور اس باب
کے آخر میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا:
جب تم اللّٰہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو
تو میرے وسیلے سے کرو اور فرمایا
جو کوئی بھی مصیبت میں مجھ سے
استغاثہ (مدد) طلب کرے تو اس
کی مشکل اس سے ٹل جائے گی۔
اور جو شخص انتہائی تکلیف میں مجھے
پکارے تو اس کی تکلیف دور ہو جائیگی
اور جو بھی اللّٰہ تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ
پیش کرے گا۔ تو اس کی حاجت پوری
ہو جائے گی۔ اور جس نے دوگانہ ادا
کیا اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے
بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی
پھر جناب رسالت مآب صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم
پر درود و سلام پڑھا۔ اور سلام پھیرنے
کے بعد عراق کی طرف گیارہ قدم چلا
اور میرا نام لے کر اپنی ضرورت بیان
کی پس بے شک اس کی حاجت
پوری ہو جائے گی۔ پھر شیخ عبدالوہاب

اعتقاد مشائخ بسیار بود چند گاہ
خطبہ نیز خود میخواند بعد از نماز ایں
کشمیری در مقابلہ سُلطانِ وقت
بایستاد کتابے در دست پرسیدند
چہ کس است وچہ می گوید وچہ می
خواهد گفت من مردے غریب ام
واز بعضے اہلِ بدعت آزار دیدم
بفریاد نزد حضرت شما آمدم کہ فریادسی
کنید فرمودند آن چیست گفت
در سلسلۂ قادریہ مریدان شیخ عبدالقادر
رحمۃ اللہ علیہ اند کہ نماز میگذارند و متوجہ
بجانبِ عراق می شوند و یازدہ گام
می زنند و دُعاء می کنند و ذکرِ شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میکنند

نے فرمایا کہ شاید یہ روایت ہمارے شیخ
کو نہیں پہنچی ۔ واللہ اعلم)
اور اس کا ذکر امام عبداللہ یافعی[1] وغیرہ کی
تصانیف کے علاوہ دیگر بہت سی کتابوں
میں آیا ہے جو کہ اَن گنت و بے حساب ہیں ۔
اور عراق کی طرف قدم اُٹھانے کی وجہ یہ
ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مشائخِ عراق سے
تھے اور بغداد میں رہتے تھے ۔ اس مقام
پر ایک یادگار واقعہ جو کہ آپ رضی اللہ عنہ
کی شان و بزرگی میں بلند مقام رکھتا ہے
اور حکمت سے خالی نہیں ۔ نیز مسئلہ مذکورہ
سے نہایت ہی مناسبت رکھتا ہے
اور وُہ یہ ہے کہ ایک شخص جو کہ فقہ کا عالم
تھا کشمیر کا تھا اور سرحد سے آیا تھا ۔ اُس نے

---

[1] امام عبداللہ یافعی :۔ عفیف الدین عبداللہ بن اسد یافعی شام میں پیدا ہوئے ۔ آپ کو قطب مکہ اور نزیل الحرمین بھی کہتے ہیں ۔ آپ کی مشہور تصانیف در النظم، روضۃ الریاحین، خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور مراۃ الجنان فی حوادث الزمان ہیں ۔ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی صاحب آپ کے مرید ہیں جبکہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت صاحب نے بھی آپ سے مکہ مکرمہ میں استفادہ کیا تھا ۔ آپ نے ۷۶۸ھ میں انتقال فرمایا ۔ (لباب المعارف علمیہ ج ۱ ص ۳۶۹ ۔ و مخدوم جہانیاں از محمد ایوب قادری ص ۱۳۷)

واستغاثہ می کنند و حاجت خود مے
خواہند و ایں کتاب ابن قیم کہ از کبار
علماءِ حنابلہ است در وی نوشتہ
است این گام زدن بجانب عراق
بدعت و نامشروع است من منع
ازاں میکنم ایذا رمی دھند بادشاہ
فرمود کہ ایں گام زدن بجانبِ عراق
در نفسِ نماز است یا بیرونِ آں
عُلماء کہ حاضر بودند ہمہ گفتند کہ بیرونِ
نماز است توجہ بجانبِ غوثُ
الثقلین رضی اللہ عنہ می کنند و از خدا
حاجت مے خواہند بادشاہ گُفت
کہ ازیں چہ لازم آمد ما کہ بزیارت
حضرت خواجہ معین الدین از آگرہ
پیادہ باجمیر رفتیم ایشاں اگر چند قدم
بجانبِ عراق روند و بایستند و توجہ
نمایند و استغاثہ کنند چہ لازم می
آید آں کشمیری ملزم شدہ و مَرْدُود
گشتہ بدر رفت و میگویند کہ حالش
خراب شد و بمرگِ بد از عالم رفت و
تتمہ رسالہ بذکر احوالِ مُصنّف بہجۃ
الاسرار آوردیم ذہبی صاحب کشف

اِس دوگانہ کی مخالفت شروع کردی اور
لوگوں کے ساتھ بحث و مناظرہ کرنے لگا
علمائے لاہور جو کہ اِس سلسلہ شریفہ کے
ساتھ نسبت رکھتے تھے. اُس کے ساتھ
اُلجھ پڑے اور اُس کی گفتگو کا رَد کیا۔
اور بعض نے (اس دوگانے کی طرف)
توجہ مرکوز کی اور قدم لے کر دُعائیں کرنی
شروع کردیں۔ یہ کشمیری دارالخلافہ (دہلی)
میں آیا۔ یہ اکبر بادشاہ کا دور تھا۔ اُس زمانے
میں بادشاہ شریعت کا پابند، عبادت گذار
اور مشائخ کے ساتھ انتہائی اُعتقاد رکھتا
تھا۔ اور کبھی کبھی خطبہ بھی بذاتِ خود دیا
کرتا تھا۔ (ایک دفعہ) نماز کے بعد یہ
کشمیری ہاتھ میں کتاب لِئے ہُوئے بادشاہ
وقت کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ نے
پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ کیا کہتا ہے؟
اور کیا چاہتا ہے؟۔ اُس کشمیری نے
کہا کہ مَیں ایک مُسافر ہوں اور بعض اہلِ
بدعت نے مجھے ایذا پہنچائی ہے۔
آپ حضور کی خدمت میں فریاد لے کر
آیا ہوں کہ آپ میری فریاد رسی
کریں۔

کہ در اسماء الرجال تصنیف کردہ است
واز کبار مشائخ محدثین است و اورا
امیر جلال الدین محدث در روضۃ
الاحباب و محدثانِ دیگر در تنقید
احادیث و تصحیح اخبار محک و
معیار گویند در طبقات المقرئین ذکر
وے کردہ وھٰذا عبارتہ
علی بن یوسف ابن جریر
اللخمی الشطنوفی الامام
الاوحد المقرئ النحوی
نور الدین شیخ القراء..
بالدیار المصریۃ ابوالحسن
اصلہ من الشام وولد
بالقاھرۃ فی اربع وارجعین
وست مائۃ سمع من
النجیب عبداللطیف و
جماعتہ وقرءٔ بالرواۃ
علی التقی الجرایدی

بادشاہ نے کہا کہ وُہ کیا ہے؟ اُس نے کہا
کہ قادریہ سلسلے میں شیخ عبدالقادر
رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نماز پڑھ کر عراق
کی طرف متوجہ ہو کر گیارہ قدم لیکر
دُعا کرتے ہیں۔ اور عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ عنہ کا نام لے کر امداد طلب کرتے
ہیں اور اپنی حاجت براری چاہتے ہیں
یہ ابن قیم[1] کی کتاب ہے۔ جو کہ حنبلیوں کے اکابر
علماء سے ہیں۔ اُس نے اس کتاب میں
لکھا ہے کہ "عراق کی طرف یہ قدم..
اٹھانا بدعت ہے، اور شریعت کے خلاف ہے"
چنانچہ مَیں انھیں اس کام سے منع کرتا ہوں
اور وُہ مجھے دُکھ پہنچاتے ہیں۔ بادشاہ نے
کہا کہ عراق کی جانب یہ قدم اٹھانا نماز کے
اندر ہے یا نماز سے باہر ہے۔ وُہ علماء جو
اُس وقت حاضر تھے، سب نے کہا کہ یہ
قدم اُٹھانا نماز میں نہیں بلکہ نماز سے
باہر ہے۔ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

---

[1] ابن قیم:۔ پُورا نام شمس الدین محمد بن ابی بکر بن سعد ابن قیم الجوزیہ ہے۔ ۶۹۱ھ میں دمشق میں پیدا ہُوئے۔ ابن تیمیہ اور دُوسرے جلیل القدر علماء سے تحصیلِ علوم کیا۔ ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں ۷۵۱ھ میں انتقال کیا۔ (لباب المعارف علمیہ نمبر ا صفحہ ۱۵)

والصفی خلیل وھٰذہ الطبقۃ فی حیات اللخمی فلو قرأ علیہ یضم الیٰ فضلہ علو الاسنادہ تصدر القراء.. بالجامع الازھر وغیرہ و تکاثر علیہ الطلبۃ و حضرۃ مجلس قرانہ فاعجبنی صمتہ وسکونہ وکان ذاعزام بالشیخ عبدالقادر الجیلی رضی اللہ عنہ وجمع اخبارہ ومناقبہ فی نحوثلث مجلدات ھٰذہ عبارۃ الذھبی فی طبقات المقرئین وذکرالشیخ شمس الدین محمدبن الجزری مصنفہ کتاب حصن حصین

کی طرف توجہ کرکے اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرتے ہیں۔ بادشاہ نے کہاکہ اس سے کونسی (غیرشرعی) بات لازم آرہی ہے؟ جبکہ ہم لوگ حضرت خواجہ[1] معین الدین چشتی کی زیارت کے لئے آگرے سے پیادہ پااجمیر شریف جاتے ہیں۔ اگر یہ عراق کی طرف چند قدم چلے یا کھڑے ہُوئے اور توجہ کرکے استغاثہ کیا تواس سے کون سی (غیرشرعی چیز) لازم آتی ہے۔ وہ کشمیری قصوروار ٹھہرا اور مردُود قرار دے کرنکال دیاگیا۔ کہتے ہیں کہ اُس کی حالت خراب ہوگئی اور نہایت ہی بُری موت مرا۔ اور اس رسالہ کا اختتامی حصّہ

[1] خواجہ معین الدین چشتی اجمیری :- آپ ۱۴ رجب ۵۳۶ھ بروز پیر بمقام چشت پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم سمرقند و بخارا میں حاصل کئے نیشاپور میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور بیس سال تک مُرشد کی صحبت میں رہ کر سلوک و معرفت کی اعلیٰ منازل طے کیں۔ مُرشدِ ارشد کی اجازت سے ظلمت کدۂ ہند تشریف لائے اور ایک عالم کو اپنے نُورِ عرفان سے منور فرمایا اور اجمیر شریف کو اسلام کا مرکز بنادیا۔ ۶۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔ خواجہ معین الدین اجمیری، مولانا معین الدین، مکتبہ نبویہ لاہور۔ ص ۱۲۱۔

د شیخ مشائخ علم القراءۃ والحدیث
فی تذکرۃ لہ فی احوال القراءۃ ونحوو
نقل عبارۃ الذہبی وقال ماحاصلہ
انی قراءۃ ھذا الکتاب اعنی
بہجت الاسرار بمصر وکان فی
خزانۃ سلطان فلان من
سلاطین المصر علی الشیخ
عبدالقادر وکان من اجلہ
مشائخ المصر فاجازنی روایۃ
الی آخر ماذکر وصل ودر ینجا
نکتہ ایست کہ مطالب محرم رامی

جو کہ مصنف مُلّا نورالدین ابی الحسن علی
بن یوسف الشافعی اللخمی رحمۃ اللہ علیہ
کے حالات کے ضمن میں ہے۔ بہجۃ الاسرار
سے لیا گیا ہے۔ امام[1] ذہبی جو کہ حدیث
کے جلیل القدر علماء سے ہیں اور اسماء
الرجال پر کشف نامی کتاب بھی تصنیف
کی ہے۔ ان کو محدث امیر جلال الدین
نے اپنی کتاب روضۃ الاحباب میں
اور دیگر محدثین نے احادیث کی تنقید
اور اخبار کی تصحیح میں محک[2] اور معیار
تسلیم کیا ہے۔

---

[1] امام ذہبی :- علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ۶۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اکابر محدثین سے ہیں اور فنون حدیث میں یکتائے روزگار ہیں۔ اسناد کے علل اور اسقام جاننے میں اس کی نظر وسیع تھی۔ راویوں کے تشابہ اسماء سے پیدا ہونے والے وہم اور مغالطہ کو رفع کرنے میں ید بیضا دکھاتے تھے۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ تاریخ البلاد بیس جلد۔ طبقات الحفاظ دو جلد، طبقات القراء دو جلد اور تہذیب التہذیب مشہور کتابیں ہیں۔ ۷۴۸ھ میں انتقال فرمایا۔ لباب المعارف علمیہ مؤلفہ عبدالرحیم، آگرہ ۱۹۱۸ء ج ۱ ص ۴۵۔

[2] محک کسوٹی کو کہتے ہیں جس طرح کہ سونے کے معیار کو معلوم کرنے کے لئے اُسے کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی طرح رجال حدیث کی سند وصحت معلوم کرنے کے لئے امام ذہبی کا نام معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔

تواں گفت چوں فقیر در سفر حج با حمد آباد
رسید ملاقات حضرۃ شیخ وجیہہ الدین
حاصل کرد و چند مجلس بملازمت ایشاں
رسید و در صحبت اخیر کہ وقت وداع
بود التماس کرد کہ فقیر را بہ بعضی مشغولیہا
در سلسلہ شریفہ قادریہ مشرف سازند
نخست ذکرے فرمودند کہ صورتش
اینست یاھو حی وفرمودند کہ
ذکر نیست کہ از حضرۃ غوث الثقلین
رضی اللہ عنہ بصحت رسیدہ است
و دیگر اسمے از اسمائے اربعین تعلم
نمودند کہ آنرا می خواندہ باشید
وصورت مارا تصور می کردہ باشید
فقیر طریقہ ایں دوگانہ کہ دریں سلسلۂ
شریفہ متعارف است اجازت
طلب نمود فرمودند بگذارید وبعد از
سلام یازدہ قدم جانب عراق بروید
بعد ازاں ہر دو کلمہ بر زمین نہادہ
حاجت خواہید فقیر گفت در کلمہ نہادن
نفس از خلق حجاب می کشد بطریق
بزبان ہندی گفتند بیتہہ پر انفس

انہوں نے طبقات المقرئین[1] میں ان
مصنفِ بہجۃ الاسرار کے متعلق لکھا
ہے کہ علی بن یوسف بن جریر اللخمی
اشطنوفی یگانہ روزگار امام، قاری
اور نحوی ہے۔ اس کا لقب نور الدین
ہے۔ مصر کے شہروں میں شیخ القراء
کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی کنیت
ابو الحسن ہے۔ اس کے آباؤ اجداد شام
کے رہنے والے ہیں۔ اور یہ قاہرہ میں
۶۴۴ھ کو پیدا ہوئے۔ النجیب،
عبداللطیف اور اس کی جماعت سے سماعت
کی اور ان سے علی النقی الجرایدی اور الصفی
خلیل نے روایات کی قرأت کی۔ یہ
طبقہ اللخمی کی زندگی میں موجود تھا۔
پس اگر انہوں نے ان سے یہ قرأت
کی ہے تو اُن کے علو اسناد کی بہت
بڑی فضیلت ہے۔ جامع الازہر
میں مسند قراءت کی صدر نشینی کی۔ کثیر
طلباء ان کی مجلس میں ہوتے ہیں۔ میں
اُن کی مجلس قرأت میں حاضر ہوا تو مجھے
اُن کی نیک روش اور کم سخنی پسند آئی۔

[1] یہ امام ذہبی کی تصنیف ہے۔

بگذارید فقیر چندگاہ تا رسیدن مکہ معظمہ
عمل بد انچہ شیخ وجیہہ الدین فرمودہ
بودند چون در خدمت حضرۃ شیخ
اعز اجل اکرم شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ متقی
کہ مرید شیخ علی متقی بودند رسید
رابطہ محبت و اعتقاد بایشاں تا بحدیت
قوی شد و در ایشان منحصر گشت
طریقہ کہ از شیخ وجیہہ الدین شیخ
محمد غوث مقید و مستند است
از دست رفت اما دریں زمان
کہ ضعف و پیری و ناتوانی عارض
شدہ است ادائے دوگانہ کہ باں
طریق باید کرد از دست نمی آید۔
چنانکہ نماز فرض نیز استادہ نمی تواند
گذارد دوگانہ نیز نشستہ میگذارد
وبوقت توجہ جانب عراق یاغوث

وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ
کے سچے عاشقوں میں سے تھے۔ اور
آپ کے حالات و مناقب تین جلدوں
میں جمع کیے ہیں۔ یہ ذہبی کی عبارت ہے
جو کہ طبقات المقرئین میں ہے۔ اور
"حصن حصین" کے مصنف شیخ مشائخ
علم القراۃ والحدیث جناب شیخ شمس الدین
محمد بن الجزری[1] نے اپنی کتاب "احوال
القراءۃ ونحوہ" میں اس (مصنف
بہجۃ الاسرار) کا ذکر کیا ہے۔ اور ذہبی
کی عبارت کو نقل کیا اور کہا جس کا
ماحاصل یہ ہے کہ میں نے اس کتاب یعنی
بہجۃ الاسرار کو مصر میں خزانہ شاہی سے
حاصل کر کے شیخ عبدالقادر سے پڑھا جو کہ
مصر کے اکابر مشائخ سے تھے۔ اس نے
اس کتاب کے آخر تک کی روایت مجھے

۱؎ شمس الدین محمد بن محمد الجزری الشافعی: آپ ۷۵۱ھ میں بمقام دمشق پیدا ہوئے
حدیث اور قرأت میں مہارت تامہ حاصل کی۔ قرأت ہفت گانہ پر خصوصی عبور حاصل تھا۔
تفسیر، حدیث، فقہ اور قرأت کے موضوع پر تصانیف فرمائیں۔ حصن حصین ادعیہ ماثورہ
پر مشتمل ہے اور یہ اپنے فن پر جامع ترین اور جلیل القدر تصنیف ہے۔ ۸۳۳ھ میں شیراز میں
وفات پائی۔ (لباب المعارف علمیہ ج ۱ ص ۴۶)

اغثنی یازدہ بار می گوید واین رابصورت
تخطے خیال می کند و بفرمودہ شیخ
وجیہہ الدین کلہ برزمین مے نہد
واین ہم بایشاں مخصوص نیست
اہل این سلسلہ دیگراں نیز میکنند
لیکن فقیر از ایشاں می داند بعد ازاں
سر بردارد و دُعا و تضرع و استمداد
واستغاثہ مینماید چنانچہ متعارف است
و بجانب قبلہ بسجدہ رفتہ میگوید
الٰہی بحرمت قُطبِ ربّانی غوثِ
صمدانی سِرِّ سُبحانی نُورِ رحمانی
ودیگر از آنچہ شریفہ مُستحضر می
شود رمیگوید گذاردن دوگانہ
بایں طریق قرار یافتہ است اگر
قبول اُفتد یک عمل دیگر است

اجازت دی۔
یہاں پر ایک عجیب نکتہ ہے جو کہ صاحبانِ
محرم کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ
فقیر سفرِ حج کے دوران احمد آباد (گجرات)
پہنچا تو حضرت شیخ وجیہہ الدینؒ سے ملاقات
کی۔ آپ کی خدمت میں رہ کر چند مجلسیں
نصیب ہوئیں اور رخصتی کے وقت آخری
صحبت میں التماس کیا کہ اس فقیر کو سلسلہ
شریفیہ قادریہ کے بعض اشغال سے
مشرف فرمائیے۔ فوراً ہی آپ نے چند ذکر
ارشاد فرمائے۔ جن کی صورت یہ ہے۔
"یا ھو حی" کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ
ذکر ہے جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
سے انتہائی صحت سے پہنچا ہے نیز
اسمائے اربعین سے دیگر اسماء تعلیم

لہ حضرت شیخ وجیہہ الدین :۔ آپ گجرات میں پیدا ہوئے۔ احمد آباد میں رہائش
اختیار کرکے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں تمام عمر صرف کردی۔ حضرت
شیخ محمد غوث گوالیاری سے بیعت کی۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ بدایونی لکھتا
ہے کہ شاید ہی کوئی درسی کتاب چھوٹی یا بڑی ہوگی جس پر آپ نے حاشیہ نہ لکھا ہو۔
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلاسل کے مشائخ میں سے ہیں ۹۹۸ھ میں فوت
ہوئے۔ درود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۹۴-۳۹۳ - تذکرہ علمائے ہند از رحمان علی ص

ظاہر آنست کہ مخصوص باین فقیر افتادہ
از کس دیگر شنیدہ نشدہ است کہ
پیش از شروع نماز و پیش از ادائے
سُنت دو رکعت نماز ہمین طریق دوگانہ
کہ یازدہ بار سورۃ اخلاص مے خوانند
میگذارم و ثواب آں بآں درگاہِ
عالی منتسبان جناب متعالی میفرستم
بعد ازاں شروع در نماز میکنم و نیت
دوگانہ چنانچہ از مشائخ شنیدہ است
اینست نویت ان اصلی للہ
تعالیٰ رکعتین صلوٰۃ الاسرار
تقربا الی اللہ و انقطاعاً
عما سوی اللہ متوجھا الیٰ
جھۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ
اکبر و در تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد
و نوافل دیگر توجہ بآنجناب عالی
مے کنم و دو رکعت می گذارم امید

فرمائے کہ یہ بھی پڑھتے رہیے اور میری
صورت کا تصوّر کرتے رہیئے۔
اِس فقیر نے اس سلسلہ شریفہ میں
متعارف دوگانے کی اجازت طلب
کی۔ (تو) آپ نے فرمایا پڑھا کرو۔
اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ
قدم عراق کی جانب چلو۔ اس کے
بعد اپنا سر اور پیشانی دونوں زمین
پر رکھ کر اپنی حاجت طلب کرو۔ فقیر نے
کہا کہ اس طرح سر رکھنے سے میرا نفس
مخلوق سے شرم محسوس کرتا ہے۔ ہندی
زبان میں فرمایا۔ "بیتہہ پر انفس"
جو کچھ شیخ وجیہہ الدین نے فرمایا تھا۔
یہ فقیر مکہ معظمہ پہنچنے تک اس پر عمل
پیرا رہا۔ لیکن جب بزرگ و محترم و مکرم
شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں پہنچا
جو کہ شیخ علی متقی[1] کے مُرید تھے اور

[1] شیخ علی متقی:۔ آپ مانڈو میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ ابوالحسن بکری، شیخ محمد سخاوی اور شیخ ابن حجر مکی جیسے بزرگوں سے علوم کی تکمیل فرمائی۔ بسلوک و معرفت کی تعلیم ملتان میں حضرت شیخ حسام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اور تمام عمر مکہ مکرمہ میں درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہے آپ کا فیض حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عبدالوہاب متقی کی وساطت سے پہنچا مدینہ منورہ میں ۱۵۶۷ء میں وفات پائی۔ (رود کوثر از شیخ محمد اکرام لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ص ۳۵۲)

کہ قبول اُفتد و چوں فقیر در کشتی بود بوقت برداشتن لنگر اکثر اہل آں مُلک ہمہ ذکر ہامیکردند فقیرے راشنیدم کہ باین کلمات مشغول می شد. یا کیلانی شیئاً لِلّٰہِ - یا جیلانی شیئاً لِلّٰہِ - یا عبدالقادر شیئاً لِلّٰہِ - و شاہ ابوالمعالی و دیگر عُلمائے این سلسلہ اینچنین می گویند یا شیخ عبدالقادر شیئاً لِلّٰہِ و خواندن ایں اسم ہزار بار وصیت می کنند وباللہ التوفیق۔

اُن کے ساتھ محبت و اعتقاد کا رابطہ مضبوط اور قوی ہُوا۔ اور یہ (تعلق) اُن کے ساتھ منحصر ہوگیا۔ تو شیخ وجیہہ الدین اور شیخ محمد غوثؒ (گوالیاری) سے جو نسبت مفید اور مستند تھی۔ وہ مجھ سے جاتی رہی۔ لیکن اس زمانے میں بھی جبکہ ضعیفی بڑھاپا اور کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ یہ دوگانہ جس طریقے پر انہوں نے فرمایا تھا ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ فرض نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور یہ دوگانہ بھی بیٹھ کر ادا کرتا ہوں۔ اور جب عراق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو "یا غوث اغثنی" گیارہ بار پڑھتا ہوں،

لہ شیخ محمد غوث گوالیاری:- آپ کا نام حمید الدین اور لقب غوث العالم ہے۔ سلسلہ نسب ساتویں پُشت میں حضرت خواجہ فریدالدین عطار رحمۃُ اللہ علیہ سے مل جاتا ہے۔ ہندوستان کے مشہور و معروف اولیاء میں سے ہیں۔ بارہ سال تک جنگلوں اور بیابانوں میں ریاضت کرنے کے بعد سکونت فرمائی اور دعوت و تلقین کے فرائض انجام دیتے رہے۔ جواہر خمسہ آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ جو کہ تصوف کے موضوع پر لکھی گئی۔ ۹۷۰ھ میں انتقال فرمایا۔
(لباب المعارف علمیہ مؤلفہ عبدالرحیم ج ۱ ص ۱۹۷)

اور شیخ وجیہہ الدین کے فرمانے کے مطابق سر زمین پر رکھتا ہُوں۔

اور یہ (صرف) اُن کے ساتھ مخصوص نہیں جو کہ اس سلسلے سے منسلک ہیں (بلکہ) دُوسرے بھی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن یہ فقیر انہی سے جانتا ہے۔ پھر سر اُٹھا کر عاجزی کے ساتھ دُعا اور فریاد رسی و امداد چاہتا ہے۔ جیسا کہ متعارف ہے، اور قبلے کی طرف سجدہ کرتے ہُوئے کہتا ہے۔ کہ الٰہی بحرمت قطب ربّانی، غوث صمدانی، سرِّ سبحانی، نور رحمانی اور دیگر جو القاب ذہن میں آتے ہیں کہتا ہے اور اس طریقے پر یہ دوگانہ ضرور ادا کیا جاتا ہے۔ "اگر قبول اُفتد" (اگر یہ قبول ہو جائے)۔ ایک دُوسرا عمل بھی ہے۔ اگرچہ یہ عمل اس فقیر کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ کسی اور سے یہ نہیں سُنا گیا۔

یہ کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اور سنت پڑھنے سے بھی پہلے دو رکعت اس طرح ادا کرتا ہوں کہ ہر رکعت میں گیارہ بار سُورۂ اخلاص پڑھتا ہوں۔ اور اس کا ثواب حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ عالیہ میں نیز آنجناب کے ساتھ نسبت رکھنے والوں کی جناب میں بھیجتا ہوں۔ اس کے بعد نماز شروع کرتا ہوں۔ اور دوگانہ کی نیت جو کہ مشائخ سے سنی ہے۔ اسی طرح کرتا ہوں۔

نیز تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور دُوسرے نوافل میں بھی عالی جناب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ اور دو رکعت بھی ادا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ قبول ہونگے۔

اور فقیر جبکہ کشتی (جہاز) میں سفر کر رہا تھا تو لنگر اٹھاتے وقت اُس مُلک کے اکثر لوگ بہت ذکر کرتے تھے۔ ایک درویش کو میں نے سُنا کہ وہ ان کلمات میں مشغول ہوتا تھا۔ یا گیلانی شیئاً لِلّٰہ۔ یا جیلانی شیئاً لِلّٰہ۔ یا عبد القادر شیئاً لِلّٰہ۔

اورشاہ ابوالمعالیؒ اوراس سلسلے کے دُوسرے علماء اس طرح کہتے ہیں۔
یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ۔ اور ہزار بار اس اسم
مبارک کو پڑھنے کی وصیت کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔
شارح صحیح بخاری محدّثِ کبیر عارف باللہ مرشدنا ومولٰنا
حضرۃ شاہ محمد غوثؒ[2] صاحب قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ۱۱۷۳ھ
تحریر فرماتے ہیں۔

ونیز باید کہ دوگانہ نفل بعد از نماز
شام بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ
یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند

نیز چاہیئے کہ مغرب کی نماز کے بعد دوگانہ
ادا کیا جائے۔ اس کی ہر رکعت میں سورۂ
فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی جائے

---

[1] شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری:۔ آپ حضرت داؤد کرمانی قادری شیرگڑھ شریف کے بھتیجے داماد اور خلیفہ ہیں۔ آپنے حضرت سید موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں مستفیض ہوئے۔ لیکن آپ پر قادری نسبت غالب تھی۔ کثیر تصانیف آپکے قلم مبارک سے منظر عام پر آئیں۔ ان میں تحفۃ القادریہ، نغمات داؤدی، مونس جاں، زعفران زار، اور گلدستہ باغ ارم قابل ذکر ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپسے انتہائی عقیدت رکھتے تھے۔ (رودِ کوثر از شیخ محمد اکرم ص ۲۷۹)

[2] محدثِ کبیر حضرت شاہ محمد غوث:۔ آپ کی ولادت باسعادت سنہ ۱۰۹۱ھ میں پشاور میں حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب گیلانی قادری کے ہاں ہوئی۔ والد گرامی قدر نے آپ کی تعلیم پر انتہائی توجہ دی۔ سات سال کی عمر میں تعلیم شروع کی گئی۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم نقلیہ وعقلیہ میں ید طولیٰ حاصل کر لیا۔ آپکے اساتذہ میں اخوند محمد نعیم (کابل) حضرت مولانا نور محمد مدقق (لاہور)، حاجی محمد یار بیگ، مولوی عبدالہادی، میاں محمد داد صاحب نابینا (جاری)

بعد سلام درود سہ بار بخواند ثواب
بسیار است آنرا روح آنحضرت
غوث الثقلین نیاز کند واستادہ
یازدہ گام بطرف بغداد کہ مابین
قطب وقبلہ است برود در
ہر گام ایشان بگیرد یا غوث اعظم
مدد فرما چوں یازدہ گام تمام شد عرض
مطلب کند باز پشت بدہد واپس
آمدہ بنشیند واسم مبارک شیخ عبدالقادر
یک صد ویازدہ بار بخواند[1]

سلام کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح کیلئے
نیاز کرے اس کے بعد بغداد شریف کی
طرف گیارہ قدم لے جو کہ قطب اور مغرب
کے درمیان ہے اور ہر قدم پر یا حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی اغثنی وامددنی
فی قضاء حاجتی کہے اور اسی طرح الٹے
قدم واپس اپنی جگہ پر آئے اور بیٹھ کر
"یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ"
ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹ کا) اور محدث جلیل جان محمد کلاں (لاہور) معروف ہیں۔ علوم ظاہری سے فراغت کے بعد اپنے والد ماجد ابوالبرکات سید حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کی اور والد گرامی کے زیر سایہ چھ برس تک ریاضات و مجاہدات کر کے معرفت الٰہی سے سرفراز ہوئے۔ اور والد کی وفات کے بعد خانقاہ کی تمام ذمہ داری سنبھالی اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اشاعت اسلام کا علم بلند فرمایا۔ پشاور میں قرآن و حدیث کا درس شروع کیا جس میں بخارا، افغانستان، پشاور، پنجاب اور دہلی سے طالبان علم شریک ہوتے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ فارسی میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی اور صحیح بخاری شریف کی شرح لکھی نیز قصیدہ غوثیہ اور فصوص الحکم کی شرح بھی فرمائی اور عربی زبان میں جواز ذکر جہر، اسرار التوحید، اصول حدیث اور مناجات تحریر فرمائی۔ اس عظیم شخصیت کی وفات سنہ ۱۱۷۳ھ میں ہوئی۔
ام سلمی گیلانی، شاہ محمد غوث کی دینی و علمی خدمات، مکتبہ الحسن پشاور سنہ ۱۹۹۰ء، ص ۷۶ تا ص ۱۰۵

[1] شاہ محمد غوث، اسرار الطریقت (قلمی)، ص ۱۲۔ اس کا قلمی نسخہ فقیر کے ذاتی کتبخانہ میں موجود ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی فقیر نے کیا ہے۔

حضرت سند العلماء، عالم علوم ربانی غواص بحرِ عرفانی مولٰنا بالفضل اولٰنا جناب محمد صادق شہابی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف لطیف مناقب غوثیہ[1] کے آخر میں دوگانہ شریف کے ادا کرنے کے مجرب طریقے بزرگانِ دین وحامیانِ متین سے نقل فرمائے ہیں۔ کتاب ہٰذا کا یہ حصہ فارسی متن مع اردو ترجمہ کے نذرِ قارئین ہے۔

فی کیفیۃ صلوٰۃ الاسرار در ملفوظ غیاثی آوردہ کہ اکثر بزرگان دین و مشائخ اہل یقین فضائل دوگانہ یازدہ گامی کہ مسمی است بصلوٰۃ الاسرار وصلوٰۃ الحاجات وصلوٰۃ الہدایۃ الی الحضرت القادریۃ در رسائل خود نوشتہ اند و این نماز را بین العشائین میگذارند واز جناب سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفادنہ وبادای این دوگانہ مامور شدند چنانچہ حضرت شیخ یوسف سجاوندے قدس سرہ میفرماید

صلوٰۃ الاسرار کی کیفیت ملفوظاتِ غیاثی میں یوں بیان کی گئی ہے کہ اکثر بزرگانِ دین اور مشائخ اہل یقین نے اس دوگانہ اور گیارہ قدم جسے صلوٰۃ الاسرار، صلوٰۃ الحاجات اور صلوٰۃ الہدایۃ الی الحضرت القادریہ کہتے ہیں کے فضائل اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اور اس نماز کو مغرب اور عشاء کے درمیان ادا کرتے ہیں اور جناب سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفادہ فرما کر اس دوگانے کے پڑھنے پر مامور ہوئے۔ جیسا کہ حضرت شیخ یوسف سجاوندی قدس سرہ فرماتے ہیں

[1] اس کا قلمی نسخہ راقم الحروف (فقیر) سید محمد امین شاہ قادری گیلانی کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔ مشہور چشتی بزرگ حضرت خواجہ حسن نظامی نے اس کتاب کو مستند قرار دیا ہے۔ حسن نظامی، محفل نامہ گیارہویں شریف بحوالہ فتاوی مہریہ ص۲۶۔

که حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم را
در خواب دیدم و عرض کردم که یا رسول الله
اگر شخصی را اجل رسیده باشد
علاجی است که تاخیر شود فرمودند
که اگر دوگانه ولدی سید عبدالقادر
با عتقاد درست و راسخ ادا نماید
انشاء الله تعالیٰ عمر وی مزید گردد
و ببرکت آں نماز و از حضرت غوث
اعظم رضی الله عنه در فضائل صلوٰة الحاجات
در بهجة الاسرار و تکمله یافعی نقل
میکنند که آنحضرة رضی الله تعالیٰ عنه
فرمودند من استغاث بي في كربة
كشفت عنه ومن نادانى
باسمي في شدة ومن توسل
بي الى الله عز وجل في حاجته
قضيت له ومن صلى
ركعتين يقرأ في كل ركعة
بعد الفاتحة سورة الاخلاص
احدى عشر مرة ثم يخطو
الى جهة العراق احدى
عشر خطوة ويذكر اسمي
ويذكر حاجته فانها تقضى له

کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کسی شخص کا وقت مقرر پورا
ہو رہا ہے (یعنی قریب المرگ ہو) تو اس کا کوئی علاج
ہے کہ دیر ہو جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر میرے بیٹے سید عبدالقادر
کا دوگانہ صحیح عقیدہ اور مضبوط یقین کے
ساتھ ادا کرے تو انشاء اللہ اس نماز کی برکت
سے اس کی عمر مزید بڑھ جائے گی۔

ابوالحسن علی بہجۃ الاسرار میں اور امام
یافعی اپنی کتاب تکملہ یافعی میں صلوٰۃ الحاجات
کے فضائل نقل کرتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
جو کوئی مصیبت میں مجھ سے مدد طلب
کرے تو اس کی مشکل دور ہو جائے گی اور
اور جو کوئی انتہائی تکلیف میں مجھے پکارے
اور اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور
میرا وسیلہ پیش کرے تو وہ پوری ہو جائیگی
اور جو کوئی دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ ہر
رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ
بار پڑھے اور پھر عراق کی جانب گیارہ قدم
لے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے
پس بے شک وہ پوری ہو گی۔

وایضاً حضرت قطب رحمانی شاہ غیاث الحق والدین قدس سرہٗ فرمودند کہ ہر کہ دوگانہ یازدہ قدمی را با یازدہ خطاب متعدسہ قادریہ ادا نماید در نیم شب ہنوز سر و قدم بر ندارد کہ حاجت وی روا شود و خطابات علیہ اینست یا سید محی الدین عبد القادر اغثنی یا شاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا سلطان محی الدین عبد القادر اغثنی یا شاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا مخدوم محی الدین عبد القادر اغثنی یا مولانا محی الدین عبد القادر اغثنی یا خواجہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا درویش محی الدین عبد القادر اغثنی یا فقیر محی الدین عبد القادر اغثنی یا غریب محی الدین عبد القادر اغثنی واقض حاجتی بحرمت رب العالمین وبحرمت سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین۔ وایضاً قطب العارفین شیخنا الشیخ شہاب الملۃ والدین[1]

حضرت قطب رحمانی شاہ غیاث الحق والدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو شخص آدھی رات کو دوگانہ گیارہ قدم کے ساتھ ادا کرے جس میں حضرت غوث الثقلین کو گیارہ مرتبہ خطاب کیا گیا ہو۔ تو ابھی اس نے سر اٹھایا نہ ہوگا اور قدم واپس نہ کیئے ہوں گے کہ اسکی حاجت پوری ہو چکی ہوگی اور آپ کو مخاطب کرنے والے نام یہ ہیں۔

یا سید محی الدین عبد القادر اغثنی، یا شاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا سلطان محی الدین عبد القادر اغثنی یا شاہ محی الدین عبد القادر اغثنی، یا مخدوم محی الدین عبد القادر اغثنی یا مولانا محی الدین عبد القادر اغثنی یا خواجہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا درویش محی الدین عبد القادر اغثنی یا فقیر محی الدین عبد القادر اغثنی یا غریب محی الدین عبد القادر اغثنی میری حاجت بحرمت رب العلمین وبحرمت سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین پوری ہو۔ اور قطب العارفین شیخنا الشیخ شہاب الملۃ والدین

---

[1] شیخ شہاب الملۃ والدین۔ حضرت شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب ۱۳ واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اپنے عم محترم شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی فیض حاصل کیا آپ نے کئی کتب تصنیف کیں۔ عوارف المعارف ان میں بہت زیادہ مشہور ہوئی

در خلاصۃ القادریہ می آرد کہ ہر کہ را مہمے پیش آید برائی برآمدن آن مہم دوگانہ حضرۃ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، بعد از نماز مغرب ادا نماید و بخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورہ اخلاص یازدہ بار و بجانب عراق یازدہ گام رود و در ہر گامی اسمی ازین یازدہ اسماء بخواند یا سید محی الدین عبد القادر گیلانی یا حضرۃ شیخ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ سلطان محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ شاہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا غوث اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ قطب اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ خواجہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی، یا حضرۃ مولٰنا محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ ولی محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ عارف باللہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرۃ مخدوم محی الدین سید عبد القادر گیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وارضاہ بعد

"خلاصۃ القادریہ" میں فرماتے ہیں کہ جس کسی کو بھی کوئی سخت سے سخت مشکل پیش آئے تو اُس مشکل سے نکلنے کے لئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دوگانہ نمازِ مغرب کے بعد ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ گیارہ نام لے۔ یا سید محی الدین عبد القادر گیلانی، یا حضرت شیخ محی الدین سید عبد القادر گیلانی۔ یا حضرت سلطان محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرت شاہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرت غوث اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی ۔ یا حضرت قطب اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی۔ یا حضرت خواجہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرت مولانا محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرت ولی محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرت عارف باللہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا حضرت مخدوم محی الدین سید عبد القادر گیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(بقیہ حاشیہ ص۵۶ کا) دنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔ سنہ ۶۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ سلسلہ عالیہ سہروردیہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ عوارف المعارف، شہاب الدین سہروردی (مقدمہ) شمس بریلوی، مدینہ پبلشنگ کمپنی لاہور ص۱۰۳، ۱۱۶

گام یازدہم ایستادہ باواز بلند ندا کند یا حضرت غوث صمدانی یا سیّد عبدالقادر گیلانی انی عبدک و مریدک عاجز محتاج الیک فی الدین والدنیا والاخرۃ امددنی واغثنی باذن اللہ وبمحبۃ اللہ وبرضاء اللہ فی حاجتی ھٰذہٖ ونام حاجت برزبان راند انشاء اللہ تعالیٰ آن حاجت زود برآید وایضاً از بعضی مشائخ قادریہ باین فقیر رسید کہ بعد از فراغ دوگانہ مذکورہ یازدہ گام بسوی عراق رود و در ہر گامی بگوید یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث الصمدانی اغثنی بعدہٗ ہر دو دست بستہ ایستادہ شود، چنان تصور کند کہ در روضہ متبرکہ حضرت غوثیہ کہ سبز رنگ است حاضرم یازدہ بار درود و یازدہ بار فاتحہ و یازدہ بار اخلاص و یازدہ بار این دعا بخواند یا شیخ السمٰوٰت والارض یا قطب ربانی یا غوث صمدانی،

گیارہ قدم لینے کے بعد کھڑا ہو جائے اور بلند آواز سے ندا کرے۔ یا حضرت غوث صمدانی یا سید عبدالقادر گیلانی میں آپ کا غلام ہوں اور آپ کا مرید ہوں عاجز و محتاج ہوں آپ دین اور دنیا اور آخرت میں میری مدد کریں اللہ کے حکم سے اور اللہ کی محبت اور اللہ کی رضا کے لیے میری اسی حاجت میں۔ اور اپنی وہ حاجت زبان سے عرض کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اُس کی حاجت پوری ہو جائیگی۔ اور بعض مشائخ قادریہ سے اس فقیر کو یہ اجازت حاصل ہوئی کہ دوگانے سے فراغت کے بعد عراق کی طرف گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث الصمدانی اغثنی کہے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے اور یوں تصور کرے کہ حضرت غوثیہ کے روضہ متبرکہ کے اندر حاضر ہے جو کہ سبز رنگ کا ہے چنانچہ گیارہ بار درود پاک گیارہ دفعہ سورہ فاتحہ، گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص اور گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے، یا شیخ السمٰوٰت والارض یا قطب ربانی یا غوث صمدانی

حضرت میر سیّد شاہ ابو محمدّ شیخ عبدالقادر
الجیلانی الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی
اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی
الحاجات وبعدہٗ پس پا آمدہ برجای خود
بنشیند ویازدہ بار ذکر آورد و بروبگوید
یعنی یا حیّ یا ہو بعدہٗ فاتحہ یک بار
واخلاص یازدہ بار بروحِ پُرفتوح
حضرت غوث اعظم ووالد ایشان
حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست
ووالدہ ایشان حضرت فاطمہ ثانیہ
بنت ابوعبداللہ الصومعی رضی اللہ عنہما
بخواند وحاجت خواہد انشاء اللہ تعالیٰ
حاجت او مستجاب شود وایضاً طریق دوگانہ
مذکورہ شیخی ومرشدی حضرت
شیخ غلام محی الدین القادری این فقیر را
باین طریق رسیدہ کہ بعد از سلام دوگانہ
مذکورہ سر بسجدہ نہد وبگوید :-
اللّٰھم لک الکل وبک الکل
ومنک الکل والیک الکل
وانت الکل وکل الکل بعدہٗ
برخیزد ویازدہ گام بجانب عراق رود
ودر ہر قدمی اسمی از این اسماء مبارک

حضرت میر سیّد شاہ ابو محمد شیخ عبدالقادر
الجیلانی الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی
اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی
الحاجات. پھر اُن ہی قدموں پر واپس
پلٹے آکر اپنی جگہ پر بیٹھ جائے اور گیارہ بار درود
کے ہمراہ "یا حیّ یا ہُو" کا ذکر کرے. اس کے
بعد ایکبار سورہ فاتحہ اور گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص
پڑھ کر (اس کا ثواب) حضرت غوث اعظم آپ کے
والد حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست
اور آپ کی والدہ حضرت فاطمہ ثانیہ
بنت ابوعبداللہ الصومعی رضی اللہ عنہما
کی رُوح پُرفتوح کو بخش کر اپنی حاجت
طلب کرے. انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی
حاجت برآئیگی. اور اسی طرح مذکورہ دوگانے
کا طریقہ شیخی ومرشدی حضرت
غلام محیّ الدین القادری سے اس فقیر کو
اس طرح پہنچا کہ دوگانے کا سلام پھیرنے
کے بعد سر سجدے میں رکھ کر کہے. اللّٰھم لک
الکل وبک الکل ومنک الکل والیک
الکل وانت الکل وکل الکل. پھر
کھڑا ہو جائے اور عراق کی طرف گیارہ قدم
لے اور ہر قدم پر ان اسمائے مبارکہ میں سے

خواند یا شیخ الثقلین و یا غوث صمدانی
و یا قطب ربانی و یا محبوب سبحانی و یا
میر سید محی الدین و یا شیخ عبدالقادر
جیلانی و یا حسنی و یا حسینی و یا شافعی
و یا حنبلی بعدہٗ قدم راست بر چپ
تصوّر کند کہ در روضۂ متبرکہ غوثیہ
حاضرم و بگوید السلام علیکم یا شیخ
الثقلین اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی
و حاجۃ جمیع المومنین والمومنات
والمسلمین والمسلمات بعدہٗ فاتحہ
واخلاص یازدہ بار و درود یازدہ بار بخواند
بار قدم چپ بر راست نہادہ فاتحہ
واخلاص و درود بعدد مذکورہا بخواند
و پس پا شود بہمان طریق کہ پیشتر رفتہ
بود بہر قدمی نامی از نامہای مذکور
بخواند چون بر جای خود آید روضۂ
متبرکہ را تصوّر کند و فاتحہ خواند و
بگوید السلام علیک یا شیخ الثقلین
و بنشیند۔

و ایضاً در فوائد الاذکار می آرد کہ اگر
کسی را مہمی پیش آمدہ باشد

ایک ایک نام لیتا جائے۔ یا شیخ الثقلین
و یا غوث صمدانی و یا قطب ربانی و
یا محبوب سبحانی و یا میر سید محی الدین و یا شیخ
عبدالقادر جیلانی و یا حسنی و یا حسینی و یا شافعی
و یا حنبلی۔ پھر دائیں اور بائیں قدموں
پر یہ تصور کرے کہ میں روضۂ متبرکہ
غوثیہ میں حاضر ہوں اور کہے السلام علیکم
یا شیخ الثقلین اغثنی وامددنی فی قضاءِ
حاجتی و حاجۃ جمیع المومنین والمومنات
والمسلمین والمسلمات۔ اس کے بعد
سورہ فاتحہ و اخلاص گیارہ مرتبہ اور
دُرود شریف گیارہ بار پڑھ کر بایاں پاؤں
دائیں پاؤں پر رکھے (یعنی دائیں پاؤں
پر کھڑا ہو جائے) اور سورۂ فاتحہ، اخلاص
اور درود شریف مذکورہ تعداد کے مطابق
پڑھے پھر انہی قدموں پر واپس جائے اور ہر
قدم پر اسی طریقہ کے مطابق مذکورہ نام لے
جب اپنی جگہ پر واپس پہنچ جائے۔ تو روضۂ
متبرکہ کا تصور کرے۔ فاتحہ پڑھے اور کہے
السلام علیک یا شیخ الثقلین۔ پھر بیٹھ جائے
فوائد الاذکار میں آیا ہے کہ اگر کسی کو
کوئی مشکل پیش آجائے اور کسی

ز ہیچ تدبیر آسان نشود باید کہ دوگانہ
حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ چند روز بے
ناغہ مواظبت نماید مہمش زود برآید طریق
آن اینست چون خواہد کہ دوگانہ
شروع نماید اول طرف عراق کہ مابین
شمال و مغرب ست سلام کند السلام
علیک یا غوث السمٰوٰت
والارض بعدہ حاجت عرض کند
بعدہ مستقبل قبلہ شود دوگانہ ادا نماید
در ہر رکعت بعد فاتحہ قل اللّٰہم
مالک الملک تا بغیر حساب
یازدہ بار وافوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر
بالعباد یازدہ بار و اخلاص یازدہ
بار بخواند بعدہ در رکوع رود و تسبیح
رکوع خواندہ وافوض امری
الی اللہ تا آخر یازدہ بار بگوید و در
قومہ نیز وافوض امری تا آخر یازدہ
بار بخواند و در سجدتین بعد تسبیح و در جلسہ
مابین سجدتین نیز آیۂ مذکور یازدہ یازدہ
بار بخواند بہمین ترتیب رکعت دوم
بگذارد بعد سلام در سجدہ شود و حاجت

بھی ممکن طریقے سے حل نہ ہو (تو)..
چاہیئے کہ حضرت غوثیہ رضی اللہ عنہ کا دوگانہ
بغیر ناغہ کے چند دن ادا کرے تو اس
کی مشکل بہت جلد حل ہو جائے گی.
اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب وقت یہ دوگانہ
شروع کرے. اُس سے پہلے عراق کی
طرف جو کہ شمال اور مغرب کے درمیان ہے
(منہ کر کے) "السلام علیک یا غوث
السمٰوٰت والارض" کہے. پھر اپنی
حاجت عرض کرے اور اس کے بعد
قبلہ رُخ ہو کر دوگانہ ادا کرے. ہر رکعت
میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل اللّٰھم
مالک الملک سے بغیر حساب
تک گیارہ بار پڑھے
اور وافوض امری الی اللہ۔
ان اللہ بصیر بالعباد گیارہ بار
پڑھے اور سورہ اخلاص گیارہ دفعہ پڑھ
کر جب رکوع میں جائے تو تسبیح
پڑھ کر پھر وافوض امری الی
اللہ ان اللہ بصیر بالعباد
گیارہ مرتبہ پڑھے. جب قومہ کرے
تو اس میں بھی وافوض امری

عرض کند و یازدہ بار بگوید یا شیخ
الثقلین قطب ربانی
غوث صمدانی محی الدین
سید عبدالقادر الجیلانی
الحسنی الحسینی اغثنی
وامددنی فی قضاء حاجاتی
بعدہٗ سر از سجدہ بردارد و بطرف عراق
یازدہ قدم برود در ہر قدمی ذکر آیۃ
الکرسی تا عظیم کند بعدہٗ طرف راست
واسجد وطرف چپ واقترب
گوید بعدہٗ در سجدہ رود و حاجت
عرض کند و ملایم حاجتی آیتی بخواند
و سر از سجدہ بردارد و باز یازدہ قدم
بطرف عراق برود و در ہر قدمی سلام
گوید السلام علیک یا ولی اللہ
چون بقدم یازدہم رسد پای راست
بر پای چپ نہد و حاجت عرض
کند و تصور کند کہ نزدیک قبر شریف
رسیدم بعدہٗ این دعا یازدہ بار بخواند
یا خفی الالطاف برجال..
العراق ادرکنی فی وقتی
ھذا و نجنی مما اخاف یا

الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد
گیارہ مرتبہ پڑھے۔ نیز دونوں سجدوں
میں تسبیح کے بعد اور دونوں سجدوں کے
درمیان جلسہ میں بھی آئیہ مذکورہ گیارہ
گیارہ بار پڑھے۔ اسی طرح دوسری رکعت
ادا کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں چلا
جائے اور اپنی حاجت بیان کرکے گیارہ
بار کہے:۔ یا شیخ الثقلین قطب ربانی
غوث صمدانی محی الدین سید عبدالقادر
الجیلانی الحسنی الحسینی اغثنی وامددنی
فی قضاء حاجاتی پھر سجدے سے سر اٹھا
کر عراق کی جانب گیارہ قدم لے اور ہر
قدم پر آیت الکرسی تا عظیم تک پڑھے
پھر دائیں طرف " واسجد " کہے اور
بائیں طرف " واقترب " کہے۔ اس کے
بعد سجدے میں جا کر اپنی حاجت عرض
کرے اور ہر حاجت کے ساتھ مذکورہ
آیت پڑھے۔ سجدے سے سر اٹھا کر عراق کی طرف
گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر (یہ) سلام عرض
کرے۔ السلام علیک یا ولی اللہ۔ جب گیارہویں
قدم پہنچے تو دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر
اپنی حاجت عرض کرے اور تصور کرے کہ حضور

مفرج فرج بعدہ یازدہ خطاب آنحضرۃ
بخواند الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
خواجہ عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت
محی الدین مولنا عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
غوث الثقلین عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
قطب الملائکہ عبدالقادر جیلانی
الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
قطب الجن والانس عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ
محی الدین قطب المشرقین
والمغربین عبدالقادر جیلانی
الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
قطب الشجر والحجر عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ
محی الدین باز اشہب مجیب
کلام الملائکۃ عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ
محی الدین قطب عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ
محی الدین قطب کل شیئ

کی قبر شریف کے نزدیک پہنچ گیا ہوں
اس کے بعد یہ دُعا گیارہ بار پڑھے
یا خفی الالطاف برجال العراق
ادرکنی فی وقتی ھذا و نجنی
مما اخاف یا مفرج فرج
اس کے بعد گیارہ بار آنحضرت رضی اللہ عنہ
کو مخاطب کرے۔ الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
خواجہ عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت
شیخ محی الدین مولنا عبدالقادر جیلانی
الٰہی بحرمت شیخ محی الدین غوث الثقلین
عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
قطب الملائکہ عبدالقادر جیلانی الٰہی
بحرمت شیخ محی الدین قطب الجن و
الانس عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت شیخ
محی الدین قطب المشرقین والمغربین عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ محی الدین قطب
الشجر والحجر عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت
شیخ محی الدین باز اشہب مجیب کلام الملائکہ
عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت شیخ محی الدین
قطب عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت
شیخ محی الدین قطب کل شیئ عبدالقادر
جیلانی الٰہی بحرمت شیخ محی الدین قطب

عبدالقادر جیلانی الٰہی بحرمت
شیخ محی الدین قطب الجنوب
والشمال عبدالقادر جیلانی
بعدہٗ نود و نہ نام آنحضرت رضی اللہ عنہ
والرضاہ عنا بحضور دل بخواند کہ
اینست :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الٰہی بحرمت و عظمت و برکت
شیخ العارفین قطب الاقطاب
غوث الاعظم، المعظم المکرم،
سلطان البر والبحر شیخ عبدالقادر
سیّد، کریم، عظیم، شریف، ظریف، امام،
ہمام، قمقام، صمصام، سالک، ناسک،
مومن، موقن، منعم، مکرم، طیب
مطیب، جواد، منقاد، قائم، صائم،
عابد، زاہد، ساجد، ماجد، جبلی،
حنبلی، تقی، نقی، کامل، باول، زکی، صفی،
جمیل، جلیل، خاص، مناص، سعید
رشید، سخی، وفی، بار، ستار، نقیب، نجیب
خاشع، خاضع، صاحب، ثاقب، وارث
حارس، وارع، بارع، فائق، لائق،
راسخ، شامخ، ولی، خفی، طاہر،
ظاہر، مطیع، منیع، حسیب،

الجنوب والشمال عبدالقادر جیلانی اس
کے بعد خلوص دل سے آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے ننانوے نام پڑھے - جو یہ ہیں -
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط الٰہی بحرمت
وعظمت وعزّت وبرکت شیخ
العارفین قطب الاقطاب غوث الاعظم
المعظم المکرم سلطان البرّ والبحر
شیخ عبدالقادر سیّد، کریم، عظیم،
شریف، ظریف، امام، ہمام، قمقام،
صمصام، سالک، ناسک، مومن،
موقن، منعم، مکرم، طیب، مطیب، جواد،
منقاد، قائم، صائم، عابد، زاہد،
ساجد، ماجد، جبلی، حنبلی، تقی، نقی،
کامل، باول، زکی، صفی، جمیل، جلیل،
خاص، مناص، سعید، رشید، سخی،
وفی، بار، ستار، نقیب، نجیب،
خاشع، خاضع، صاحب، ثاقب،
وارث، حارس، وارع، بارع
فائق، لائق، راسخ، شامخ
ولی، خفی، طاہر، ظاہر
مطیع، منیع، حسیب،

نسیب، شاهد، راشد، رائد، قاید، نصیر، منیر، سراج، تاج، مقرب، مهذب، خلیل، دلیل، صادق، حاذق، سلطان، برهان، حسنی، حسینی، عالم، حاکم، معین، متین، مصباح، مفتاح، شاکر، ذاکر، ملاذ، معاذ، صالح، فالح، ناصر، فاصح، حافظ، حاضر ان تقضی حاجتی یا قاضی الحاجات وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعدہ پس پای باز گردد و بر مصلی بنشیند یکہزار و یکصد و یازدہ بار نام حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء غوث الثقلین بگوید یعنی یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ بعدہ حاجت را عرض کند، بعدہ ذکر آوردہ بردنام یا حی یا قیوم چنانچہ پیش ازین بتفسیر گذشت مشغول بعدہ این اسماء گوید یا روح اللہ یا روح القدس یا روح الامر یا روح الامین یا روح الروح احضر باذن اللہ وامددنی فی قضاء حاجتی بعدہ ساعتی خاطر وزارد

نسیب، شاهد، راشد، رائد، قاید، نصیر، مُنیر، سراج، تاج، مقرب، مہذّب، خلیل، دلیل، صادق، حاذق، سُلطان، بُرہان، حسنی، حسینی، عالم، حاکم، معین، متین، مصباح، مفتاح، شاکر، ذاکر، ملاذ، معاذ، صالح، فالح، ناصر، فاصح، حافظ، حاضر۔ ان تقضی حاجتی یا قاضی الحاجات وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ پھر ان ناموں کے بعد انہی قدموں پر واپس آئے اور اپنی جائے نماز پر بیٹھ کر ایک ہزار ایک سو گیارہ (۱۱۱۱) بار حضرت پیر دستگیر سلطان الاولیاء غوث الثقلین کا نام لے یعنی "یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ" پڑھے۔ اور پھر اپنی حاجت بیان کرے اس کے بعد یا حی یا قیوم کا ذکر کرے جیسے کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ مشغول رہے پھر یہ اسماء پڑھے۔ یا روح اللہ یا روح القدس یا روح الامر، یا روح الامین، یا روح الروح، احضر باذن اللہ وامددنی فی قضاء حاجتی۔ اس کے بعد اپنے دل کو

بعدہٗ این اسم ہزار و یکبار تکرار کند، **یا بدیع** و چند روز این دوگانہ را مواظبت نماید ہر مہمی کہ صعب باشد انشاء اللہ تعالیٰ آسان شود و این طریق دوگانہ از ہر طریق سریع الاجابت است۔

یک سو کردے اور پھر یہ اسم "یا بدیع" ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) دفعہ پڑھے اور چند دن اس دوگانے کو باقاعدگی سے پڑھتا رہے۔ ہر مشکل سے مشکل مہم بھی انشاء اللہ آسان ہو جائے گی۔ اور دوگانے کا یہ طریقہ ہر لحاظ سے بہت جلد قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔

حضرت علامہ اجل، فاضل بے بدل، امام الواعظین، المحدث، الفقیہ

الحافظ **میاں غُلام جیلانی** صاحب[1] قادری ابن حضرت

علامہ مولوی حافظ **میاں غلام حبیب** صاحب[2] قادری

رحمۃ اللہ علیہما نے مسئلہ دوگانہ اور ضرب الاقدام پر ایک جامع ومانع، مدلل تقریر فرمائی۔ اس کا کچھ حصّہ "خیرُ الکلامِ ما قلَّ ودلّ" کے طور پر مع اردو ترجمہ کے پیش کیا جاتا ہے تاکہ حق و باطل میں تمیز ہو جائے جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ "حق آگیا اور باطل کافور ہو گیا بے شک باطل ہے ہی ضائع ہونے والی شئے"

---

[1] حضرت حافظ میاں غلام جیلانی صاحب ابن غلام حبیب صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ تیرہویں صدی ہجری کے متبحر عالم اور عابد و زاہد تھے۔ آپ پشاور کے محلہ آسیا کی مسجد کے امام و خطیب تھے۔ قرآن مجید اپنے والد سے حفظ کیا اور ابتدائی تعلیم بھی والد سے حاصل کی دیگر علوم و فنون کی تکمیل حافظ حبیب اللہ صاحب قندھاری، مولوی حافظ عبدالرحیم افغانی اور مولانا مولوی سبحان علی دہلوی سے فرمائی۔ پشاور کے علاوہ کابل، ہرات، غزنی، ثمرقند اور بخارا سے طلباء علم کی پیاس بجھانے آپ کے ہاں آتے تھے۔ آپ نے تحریک مجاہدین ہندوستان کی پوری پوری حمایت و اعانت کی تھی۔ نیز ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ بعد میں انگریزوں نے آپ کو دس سال قید کی سزا دی۔ آپ کو مطالعہ کا بہت ذوق تھا یہی وجہ ہے کہ نادر و نایاب تصانیف کا ایک بیش قیمت ذخیرہ آپ کے ذاتی کتبخانہ میں جمع ہو گیا۔ آپ کی وفات سنہ ۱۲۹۲ھ میں ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی بیوہ نے یہ کتب خانہ اسلامیہ کالج کے کتبخانے کی نذر

این رسالہ ایست دربیان ضرب الاقدام
کہ بعد از دوگانہ بسوی عراق میزنند
واصلی کہ قیاس کردہ میشود بران..
دوگانہ حضرت میراں وتوسل بغوث
انس وجان آنست کہ در حصن
الحصین آوردہ کہ من کان لہٗ
ضرورۃ فلیتوضاء ولیحسن
وضوء ویصلی رکعتین ثمّ
یدعوا اللّٰھمّ انی اسئلک
واتوجہ الیک نبیّک محمّد
صلّی اللہ علیہ نبی الرحمتہ
یا محمّد انّی اتوجہ الیک الیٰ
ربی فی حاجتی لیقضی لی..
فاشفع لی ونیز ضرب اقدام

جان لے کہ اس رسالہ میں دو رکعت پڑھنے کے بعد عراق کی طرف لئے جانے والے قدموں کا بیان ہے، یہ "دوگانہ حضرت میراں" غوثِ انس وجان کی طرف توسل کا ہے جو کہ درحقیقت حصن حصین میں موجود اس حدیث پر قیاس کیا گیا ہے کہ جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو چاہیئے کہ وضو کرے پس اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرے کہ میں سوال کرتا ہوں اور جناب کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں آپ کے نبی جناب محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے جو کہ نبی رحمت ہیں۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے حضور میں متوجہ ہوکر اپنے رب تعالیٰ کے سامنے یہ حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ وہ میری یہ مشکل حل فرمائے بس اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میری شفاعت فرمائیں[1]

[1] مولانا محمد قطب الدین صاحب حصن حصین کی شرح ظفر جلیل میں اس حدیث شریف کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حاشیہ جاری ہے)

را اصلی است مقیس علیہ منقول از امام
اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی
رضی اللہ عنہ وجعل فرادیس الجنان
سکنہ ماواہ کہ در عصر صحابہ کرام متولد
شدہ و چہاردہ نفر از صحابہ کرام دریافتہ
در فتاوی عقائد فی مسائل الہدیٰ
در فصل تعظیم آوردہ روی عن محمد
ابن الحسن الشیبانی وعن
ابی یوسف وعن وکیع رحمہم اللہ

اور (یہ جانب عراق) قدم لبنا در حقیقت
حضرت امام اعظم صوفی ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
الکوفی رضی اللہ عنہ کے اس قول پر قیاس
کیا گیا ہے وفرادیس الجنان میں آیا ہے
کہ صحابہ کرام کے زمانے میں یہ صاحب (امام
الاعظم ابو حنیفہ) پیدا ہوئے۔ اور دس
صحابہ کرام کو آپنے دیکھا۔ اور فتاویٰ
عقائد فی مسائل الہدیٰ کی فصل تعظیم
میں محمد بن حسن الشیبانی، ابو یوسف
اور وکیع رحمہم اللہ علیہ سے روایت کیگئی
کہ (جناب امام اعظم) ابو حنیفہ ہمیشہ

(بقیہ حاشیہ ۶۵ سے آگے) دُعا کر اللہ تعالیٰ سے کہ مجھ کو عافیت دے اس مرض سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو دعا کروں میں اور چاہے تو صبر کر کہ یہ بہتر ہے تیرے لئے۔ اس نے عرض کیا کہ دُعا ہی کیجئے۔ پس اُس کو وضو کیلئے حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہ دُعا پڑھے۔ پس اس نے یہی پڑھی (صحت یاب ہُوا) کذا فی المشکوٰۃ۔ حصن حصین مؤلفہ محمد بن محمد الجزری اردو شرح ظفر جلیل از مولانا محمد قطب الدین، مطبع مجتبائی دہلی، ص ۱۶۹ مذکورہ بالا حدیث مبارک سنن ابن ماجہ سے نقل کی جاتی ہے۔ حدثنا احمد بن منصور بن سیار حدثنا عثمان بن عمر حدثنا شعبۃ عن ابی جعفر المدنی عن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ لی ان یعافینی فقال ان شئت اخرت لک وھو خیر وان شئت دعوت فقال ادعہ فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ و
[illegible] الدعاء اللھم ان (حاشیہ جاری ہے)

ان اباحنیفۃ کان یزور مد اما بقبر امام محمد الجعفر الصادق	ہمیشہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ وعلیہ السلام کے روضہ اقدس کی زیارت کرتے تھے[1]

(بقیہ حاشیہ ص۶۶ سے آگے) اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجہت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم شفعہ فی ف قال ابو اسحٰق ھٰذا حدیث صحیح۔ سنن ابن ماجہ مع شرحہ مفتاح حاجہ (باب ماجاء فی صلوٰۃ الحاجۃ) از مولانا شیخ محمد بن عبد اللہ العلوی مطبع مجتبائی لکھنؤ ۱۳۱۵ھ ص۱۰۰

[1] امام اعظم:- آپ کا نام نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔ آپ کے والد کا نام ثابت ہے۔ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے جلیل القدر اور ممتاز علماء سے اکتساب علم کیا۔ حضرت امام جعفر صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مستفیض ہوئے۔ آپ نے استنباط مسائل کے لئے جو اصول وضع فرمائے۔ وہ آپ کی ذہانت، دقیقہ شناسی اور علم وفضل کا بیّن ثبوت ہے۔ آپ انتہائی متقی، عابد و زاہد اور محب اہلبیت تھے۔ ۱۵۰ھ میں بغداد میں وصال فرمایا۔ (لباب المعارف علمیہ ج ۱ ص ۱۳۵)۔

[2] محمد بن حسن الشیبانی:- آپ عراق کے شہر واسط میں ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں تعلیم وتربیت حاصل کی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص رہے۔ آپ نے امام ابو یوسف سے بھی استفادہ کیا۔ آپ کی چھ تصانیف "ظاہر الروایۃ" فقہاء حنفیہ کے ہاں احادیث صحاح ستہ جیسی اہمیت رکھتی ہیں۔ ۱۸۹ھ میں انتقال فرمایا۔ (لباب المعارف علمیہ ج ۱ ص ۴۰)

[3] ابو یوسف:- ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام اعظم کے شاگرد خاص ہیں۔ فقہ حنفی کی ترویج واشاعت میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ ہارون الرشید کے زمانے میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے۔ ۱۸۲ھ میں فوت ہوئے۔ (لباب المعارف ج ۱ ص ۹۹) (جاری ہے)

ويكنس على بابه ويعطى للمجاورين فتوحا ويطلب الاستعانة منه فى الامور وان كان له مرضا فيخطى خمسا او سبعا او احدى عشر خطوة الى مرقده ويقوم على اخر القدوم ويقول يا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انى معذور فان عافنى الله تعالى فازورك فقرءا الفاتحة على ارواحه ويرجع بمكانه ويقول غير مرة من اراد روية النبى صلى الله عليه وآله وسلم فيزور قبر الامام جعفر الصادق ويزور مقابر اٰبائه واجداده فانه كانما

اور آپ کے روضہ مبارک کے دروازے پر جھک کر کمر توڑ کر قیام فرماتے، مجاوروں کو نذرانہ پیش کرتے، اور اپنی حاجات میں امام جعفر صادق علیہ السلام و رضی اللہ عنہ سے مدد چاہتے تھے۔ اور اگر امام اعظم رضی اللہ عنہ کو کوئی بیماری لاحق ہوتی تو آپ کے روضۂ اقدس کی طرف پانچ یا سات یا گیارہ قدم لیکر مرقد انور کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر دعا کرتے کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عاجز ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں پھر آپ کی زیارت پر حاضری دوں گا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر آپ کی روح مبارک پر ایصال ثواب فرماتے اور اپنی جگہ پر واپس لوٹتے۔ اور کئی بار فرمایا جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے کا خواہشمند ہو پس اُسے چاہیئے کہ وہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷ سے آگے) لہ امام جعفر صادق: ۔ آپ کا نام جعفر، کنیت ابو عبد اللہ اور ابو اسمٰعیل ہے مشہور ترین لقب صادق ہے۔ ربیع الاول کی سترہ تاریخ کو ۸۰ھ میں بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام زین العابدین کے پوتے ہیں آپ آئمہ اہلبیت میں سے چھٹے امام ہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے علوم کے جامع تھے۔ علم جفر پر آپ کی تصنیف علوم و اسرار کی حامل ہے آپ نے ماہ رجب المرجب ۱۴۸ھ میں وصال فرمایا۔ فیضان جعفر از احمد میاں برکاتی، مکتبۂ نوریہ حیدر آباد صفحہ ۸ تا ۲۴

زار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر نام بردن آنحضرت شیخ رضی اللہ عنہ در توسل حاجت وایں توسل است در حقیقت بجناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است در عالم ظاہر و باطن و بر تقدیر ایں توسل بولی از اولیاء اللہ حق است و توسل باجماع ثابت است چنانچہ در محلش مبین شدہ است و در استادن مدت بسیار ایضاً مقیس علیہ است کما اورد فی تجہیز الجنازۃ قال محی الدین نووی یستحب ان یقف فی زیارت القبور وقوفاً کثیراً و تخصیص یاد کردن یازدہ مرتبہ برای انست

کے روضۂ مبارک کی زیارت کرے اور آپ کے باپ اور دادا کے مزارات کی زیارت کرے تو گویا کہ اس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلی۔ اور دوسرا یہ کہ اپنی حاجت براری کیلئے بطور توسل حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کا نام لینا تو یہ توسل حقیقت میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کیونکہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ عالم ظاہر و باطن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ھیں۔ اور اس طرح یہ توسل اولیاء اللہ میں سے کسی بھی ولی سے ہو حق ہے اور توسل اجماعِ (امت) سے ثابت ہے۔ جیسا کہ یہ اپنی جگہ پر واضح ہوگیا ہے۔ اور کافی دیر کھڑا ہونا بھی اسی طرح قیاس کیا گیا ہے جیسا کہ امام محی الدین نوویؒ نے تجہیز الجنازہ میں فرمایا کہ قبروں کی زیارت کرتے ہوئے کافی دیر

لہ محی الدین نووی۔ محی الدین ابو زکریا بن یحیٰی بن شرف الدین النووی ۶۳۱ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے جید اور فاضل علماء سے علوم کی تکمیل فرمائی اور مدرسہ اشرفیہ کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے تمام عمر درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ بہت سی کتب تصانیف کیں مسلم شریف کی شرح پانچ جلدوں میں تحریر فرمائی جسے بہت ہی مقبولیت حاصل ہوئی بسنہ ۶۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، اعظم گڑھ۔ معارف سنہ ۱۳۹۷ھ ج ۲ ص ۴۱۱

که ان الله وتر و تحب الوتر
واقع شده که حنفیه سوائی نماز رکعته
واحده بر عمل راکه طاق یا بند دوست
دارند و اخیر بر نیته احدی عشرة
منع ان الوتر بوجه فی کل من
المراتب الثلثة اعنی
الاقل والاوسط والاکثر
لانه من عدد الاوسط
وخیر الامور اوسطها و
اخیر احدی عشر دون
غیره من الوتر فی الاوسط
لسبقه و در فتاوی برهنه در مناقب
امام اعظم آورده که چون امام حج اخرین
گذارد و نصف مال بخادمان حرم
داد تا رخصت دیند که شبی اندرون
کعبه نماز گذارد و گفتند قبل از تو کسی
را میسر نشده اما چون تو اعلم و
مقتدائی در باز خواهیم کرد امام میان
دو ستون بایستاده و نیمه قرآن را

کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور (اسمائے مبارکہ)
گیارہ بار لینے کی تخصیص اس لئے ہے
کہ بے شک اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو
پسند فرماتا ہے اور واقع ہوا ہے کہ حنفیہ
سوائے نماز کے وتر میں ایک رکعت پر عمل
کرتے ہیں اور اس کو پسند رکھتے ہیں خاص
طور پر گیارہ کی نیت کرنا نہیں ہے۔ اس لئے
کہ وتر (طاق) تینوں مراتب سے ہر ایک
میں پایا جاتا ہے یعنی اقل (کم سے کم)،
اوسط (درمیانہ) اور اکثر (زیادہ سے زیادہ)
میں۔ چونکہ گیارہ عدد اوسط میں سے ہے
اور بہترین امر اوسط ہے۔ اور سوائے اس کے نہیں
کہ وتر (طاق) میں گیارہ کا عدد اپنے سابقہ
اعداد کی نسبت اوسط ہے۔ اور فتاوی برہنہ
میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب اس
طرح بیان کئے گئے ہیں کہ جب امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ نے آخری حج ادا کیا تو آدھا مال خادمانِ حرم
کو دے دیا اور کعبۃ اللہ کے اندر نماز ادا کرنے کے
لئے ایک رات گزارنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے

در یک رکعت بیک بار خواند و نیمہ دیگر را در دیگر رکعت بر پای دیگر و بعد ازان نماز مناجات کرد کہ یارب

ما عرفناک حق معرفتک

وما عبدناک حق عبادتک

فھب لی نقصان الخدمت

بکمال المعرفت آواز از گوشہ خانہ شنید کہ شناختی مرا و مخلص آمدی در شناختن من و این مقیس علیہ بر یک ایستادن است اما باز گشتن بمقام سابق قہقری در تمام کتب فقہ در طواف وداع بعد استیلام حجر الاسود واقع شدہ کہ یرجع قہقریٰ باکیا و این مقیس علیہ قہقری باز گشتن بعد از ضرب اقدام۔

کہا کہ آپ سے پہلے کسی کو یہ میسّر نہیں ہوئی لیکن آپ چونکہ بہت بڑے عالم اور مقتدائ ہیں لہٰذا آپ کے لئے دروازہ کھول دیتا ہوں۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (کعبۃ اللہ کے اندر) دونوں ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نصف قرآن حکیم پڑھا اور دوسری رکعت میں دوسرے پاؤں پر قیام کرتے ہوئے نصف قرآن مجید پڑھا اور بعد ازاں ان الفاظ کے ساتھ مناجات پڑھی کہ "اے میرے رب جیسا کہ آپ کو پہچاننے کا حق تھا میں نے نہیں پہچانا اور جس طرح آپ کی عبادت کا حق ہے میں نے عبادت نہیں کی اور تکمیل معرفت کے لئے میری خدمت کو قبول فرمالے"۔ کعبۃ اللہ کے ایک کونے سے آواز سنی گئی کہ تو نے مجھے پہچان لیا اور میرے پہچاننے میں تو مخلص رہا۔ اور اسی سے ایک پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے قیاس کیا جاتا ہے اور جان لے کہ تمام کتب فقہ میں طوافِ وداع (آخری طواف) میں حجر اسود کو استیلام کرنے کے بعد الٹے پاؤں اپنی سابق جگہ پر واپس لوٹنا ذکر کیا گیا ہے اور قدم لینے کے بعد اپنی جگہ پر الٹے پاؤں واپس آنا اس پر قیاس کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں ایک شخص نے سنہ ۱۳۰۵ھ میں مفتیٔ اعظم ہند،

مجدد مائۃ حاضرہ اعلیحضرۃ احمد رضا خان صاحب

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ[1] سے اس دوگانہ شریف اور بجانب عراق قدم لینے کے سلسلے میں استفتاء طلب کیا۔ آپ نے اس کے جواب میں ایک مفصل رسالہ مسمّیٰ ”انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار“ تحریر فرمایا[2]۔ جس میں اعلیٰ حضرت نے مستند و معتبر اور جیّد و ثقہ علماء و مشائخ کے حوالے سے اس دوگانہ شریف اور قدم لینے کا اثبات ثابت کیا ہے۔ نیز انتہائی مدلل طریقہ سے اس پر کئے جانے والے اعتراضات کا رد فرمایا ہے[3]۔ اس کا ابتدائی حصّہ نقل کیا جاتا ہے

---

[1] احمد رضا خان:۔ امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب ۱۴ / جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (بھارت) میں حضرت مولانا نقی علی خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے جیّد علماء سے علم حاصل کیا۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر کے ماذون ہوئے۔ دو قومی نظریہ کے زبردست داعی اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار تھے۔ پچاس سے زیادہ علوم پر کامل دسترس حاصل تھی۔ تفسیر حدیث، فقہ، تصوف، فلسفہ، منطق ہیئت، حساب اور سائنس پر یادگار تصانیف قلمبند فرمائیں۔ بارہ ضخیم جلدوں میں فتاویٰ رضویہ آپ کا عظیم الشان علمی شاہکار ہے۔ آپ نے سنہ ۱۹۲۱ء میں وفات پائی مختصر سوانح امام احمد رضا خان از فیاض کاوش رضا انٹرنیشنل اکیڈمی رحیم یار خان ۱۹۹۰ء ص ۱۲ تا ص ۳۷)

[2] یہ رسالہ پہلی دفعہ مطبع اہل سنت بریلی شریف (یوپی) سے شائع ہوا جو کہ ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ نیز فتاویٰ رضویہ کی تیسری جلد میں بھی موجود ہے۔

[3] دوگانہ میراں کے اثبات اور اس پر کئے جانے والے اعتراضات کے رد میں ایک رسالہ مولوی

علاوہ ازیں اسی سلسلے میں ایک عربی استفتاء کے جواب میں بھی آپ نے عربی زبان میں ایک رسالہ بنام **ازہار الانوار من صبا صلوٰۃ الاسرار** ”تحریر فرمایا[۱]۔ جس میں مسئلہ مذکورہ کے ہر اعتراض کا مدلل جواب دیا گیا۔ جو کہ نہایت ہی اعلیٰ وارفع و مدلل اور اہل سنت کیلئے قابل فخر ہے۔ **من شاء فلیرجع الیہا۔**

”یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارہم العزیزہ کی معمول قضائے حاجات و حصول مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی و مقبول اور حضور پُر نور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ وسلامہ علیٰ جدہ الکریم و علیہ سے مروی و منقول اجلہ علماء و اکابر کملا اپنی تصانیف علیہ میں اُسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم و معتبر رکھتے آئے امام اجل ہمام اجل سیدی **ابوالحسن نورالدین علی** بن جریر لخمی شطنوفی قدس اللہ سرہ العزیز بسند خود بہجۃ الاسرار شریف میں اور شیخ شیوخ علماء الہند شیخ محقق مولٰنا **عبدالحق محدث** دہلوی نور اللہ مرقدہ زبدۃ الآثار لطیف میں اور دیگر علمائے کرام و کملائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنی اپنی اسفار منیف میں اوس جناب ملائک رکاب علیہ رضوان العزیز الوہاب سے راوی

(بقیہ حاشیہ ص۷۲ سے آگے) یار محمد صاحب مدرس ملتان علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا تھا جس کا خطی نسخہ اسلامیہ کالج کے کتبخانہ میں عدد مسلسل نمبر ۱۰۳۶ پر محفوظ ہے اور کاتب برخوردار نے اسے نقل کیا بڑے سائز کے ۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

[۱] یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی تیسری جلد میں شامل ہے۔

وناقل کہ ارشاد فرمایا من صلی رکعتین (زید فی روایۃ) بعد المغرب
(وزادا) یقرؤ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی
عشرۃ مرۃ (ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ للامام ابی الحسن
قال) ثم یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد السلام و
یسلم علیہ ثم یخطو الی جہۃ العراق احدی عشرۃ
خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانھا تقضی (زاد الشیخ)
بفضل اللہ وکرمہ (وقال آخر) قضی اللہ تعالٰی حاجتہ. جو
بعدِ مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعدِ فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ
بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف
کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالٰی
کے فضل وکرم سے اُس کی مُراد پوری ہو)۔

اسی طرح امام جلیل علامۂ نبیل امام عبداللہ یافعی مکی
طیب اللہ ثراہ صاحب خلاصۃ المفاخر فی اختصار مناقب
الشیخ عبدالقادر نے روایت کی۔ یونہی فاضل کامل..
مولٰنا علی قاری ہروی نزیل مکۂ معظمہ صاحب شرح فقہ اکبر
ومشکوٰۃ اکرم اللہ نزلہ فی نزھۃ الخاطر میں ذکر فرمایا زبدۂ مبارکہ
میں اپنے شیخ واستاذ احسن اللہ مثواہ کا اس نماز کی اجازت دینا
اور اپنا اجازت لینا بیان کیا اور حضرت شیخ محقق تغمدہ اللہ برحمتہ سے
اس نماز مبارک میں خاص ایک رسالہ نفیس عجالہ ہے۔ اس سے ثابت کہ
حضرت شیخ ورع سراپا سعادت عامل شریعت کامل طریقت سیدی
عبدالوہاب متقی مکی برد اللہ مضجعہ نے کتاب مستطاب بہجۃ
الاسرار کو معتمد ومعتبر اور اس مبارک روایت کو مسلم ومقرر فرمایا او

مولٰنا شیخ وجیہ الدین علوی احمد آبادی علیہ الرحمۃ الرؤف

الہادی کہ سالِ وفات امام اجل علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ میں متولد ہوئے حضرت شیخ غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ الملک الباری کے مُرید سعید اور حضرت شیخ محقق کے استاد مجید اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے شیخ سلسلہ اور صاحب مقامات رفیعہ و تصانیف کثیرہ بدیعہ ہیں بیضاوی و ہدایہ و تلویح و شرح وقایہ و مطول و مختصر و شرح عقائد و مواقف وغیرہا پر حواشی مفیدہ رکھتے ہیں اور کبرائے منکرین نے بھی اپنے رسائل میں اُن سے استناد کیا نہایت شد و مد سے اس نماز مبارک کی اجازت دیتے اور اُس پر بتاکید اکید تحریص و ترغیب فرماتے یوہیں شیخ اخبار الاخیار شریف اور مولٰنا ابو المعالی عاملہ اللہ بلطفہ نے جنہیں رسالۂ مذکورہ شیخ محقق میں علماء سلسلۂ علیہ سے شمار کیا تحفہ شریفہ اور حضرت سیدنا و مولٰنا اسد الواصلین جبل العلم والیقین حضرت سید شاہ حمزہ عینی قادری فاطمی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاشف الاستار شریف میں اُسے نقل و ارشاد فرمایا اور امام یافعی بل اللہ تربتہ تصریح فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور غوث اعظم صلی اللہ تعالیٰ جدہ الاکرم وعلیہ وسلم کے **اصحاب کرام** عطر اللہ ضرائحھم القادسہ اس نماز کو عمل میں لاتے اور زبدۃ الآثار میں اولیائے طریقۂ علیۂ عالیہ قادریہ روحت ارواحھم کے آداب میں فرمایا وملازمۃ صلاۃ الاسرار التی بعدھا التخطی احدی عشرۃ خطوۃ یعنی اس خاندان پاک کے آداب سے ہے صلاۃ الاسرار کی مداومت کرنی جس کے بعد گیارہ قدم چلنا ہے) باینہمہ اس کا اعمال مشائخ کرام سے ہونا ...

کرنا ہے اور خود کونسی راہ ہے کہ ان آئمہ و اکابر کو خواہی نخواہی جھٹلائیے اور عیاذاً باللہ بدعتی و ناحق کوش ٹھہرائیے۔ پھر یہ مقبولانِ خدا صرف اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اُسے خاص حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد بتلاتے ہیں اور حضور کے ارشاد واجب الانقیاد پر ردّ و ایراد اگر انجانی سے نہ ہو تو معاذاللہ وہ آتشِ سوزان و بلائے بے درمان و قہر بے امان ہے جس کا مزہ اس دار الغرور والالتباس میں نہ کھلا تو کل کیا دور ہے الا ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب ۰ حضور خود ارشاد فرماتے ہیں تکذیبکم لی سم قاتل لادیانکم وسبب لذھاب دنیاکم واخراکم میرے ارشاد کو خلاف بتانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل اور تمہاری دُنیا و عقبیٰ دونوں کی بربادی ہے العیاذ باللہ تعالیٰ اور ان اکابر ملت و علمائے امت کو نقل و روایت میں بھی غیر موثوق جاننا اسی دار الفتن ہندوستان میں آسان ہے جہاں نہ کسی مونھ کو لگام نہ کسی زبان کی روک تھام یہ امام ابوالحسن نورالدین علی شطنوفی قدس سرہ کہ بہجۃ الاسرار شریف کے مصنف اور بر طرز حدیث بسند متصل اس روایت جلیلہ کے پہلے مخرج ہیں اجلۂ علماء و آئمہ قرأت و اکابر اولیاء و سادات طریقت سے ہیں امام اجل شمس الدین ابن الجزری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ اجلۂ محدثین و علمائے قراءت سے ہیں جن کی حصن حصین مشہور و معروف دیار و امصار ہے۔ اُس جناب کے سلسلۂ تلامذہ میں ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی اپنے رسالۂ طبقات القراء میں فرماتے ہیں۔ انی قرأت ھذا الکتاب اعنی بھجۃ الاسرار بمصر و کان فی خزانۃ سلطان المصر علی الشیخ عبد القادر و کان

من اجلۃ مشایخ مصر فاجازنی روایتہ الخ یعنے میں نے یہ کتاب بہجتہ الاسرار مصر میں خزانۂ شاہی سے حاصل کر کے شیخ عبدالقادر سے کہ اکابر مشائخ مصر سے تھے پڑھی اور انہوں نے مجھے اس کی روایت کی اجازت دی) امام شمس الدین ذہبی مصنف میزان الاعتدال کہ علم حدیث و نقد رجال میں ان کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کے معاصر تھے اور باآنکہ حضرات صوفیہ کرام کے ساتھ انکی روش معلوم ہے سامحنا اللہ تعالیٰ وایاہ امام ابوالحسن ممدوح کی ملاقات کو اُن کی مجلس تدریس میں گئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں اُن کی مدح و ستائش سے رطب اللسان ہوئے فرماتے ہیں علی بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد نور الدین شیخ القراء بالدیار المصریۃ ابوالحسن اصلہ من الشام ولد بالقاھرۃ سنۃ اربع و اربعین و ستمائۃ وتصدر للاقراء بجامع الازہر وغیرہ تکاثر علیہ الطلبۃ وحضرت مجلس اقرائۃ عجبنی سمتہ وسکوتہ وکان ذا غرام بالشیخ عبدالقادر الجیلی رضی اللہ عنہ وجمع اخبارہ ومناقبہ فی نحو ثلث مجلدات اھ ملخصا یعنی علی بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا ہیں نورالدین لقب ابوالحسن کنیت بلاد مصر میں علمائے قراءت کے استاد ہیں اصل اُن کی شام سے ہے ۶۴۴ھ میں قاہرہ مصر میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر وغیرہ میں مسند اقراء پر صدر نشینی کی بکثرت طلبہ ان کے پاس جمع ہوئے میں ان کی مجلس درس میں حاضر ہوا اُن کی نیک روش و کم سخنی مجھے پسند آئی حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیدائی تھے انہوں نے حضور کے فضائل تین مجلد کے قریب میں

جمع کیئے ہیں، پُر ظاہر کہ امام ذہبی رحمہُ اللہ تعالیٰ کے مثل سے یہ کلمات جلیلہ اُس جناب کی کمال وثاقت وعدالت و وفور علم وجلالت پر شاھد عدل و دلیل فصل ہیں اور خود امام اوحد یعنے بیمثل امام یکتا امام کا لفظ اجل و اعظم تمام فضائل ومناقب و اتم کا یکتا جامع اکمل واتم ہے وہ جناب سند عالی رکھتے اور زمانۂ اقدس حضور پُر نور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہایت قریب ہیں انہیں حضور اقدس تک صرف دو واسطے ہیں قاضی القضاۃ امام اجل حضرت سیدنا ابو صالح نصر قدس سرہٗ کے اصحاب سے ہیں اور وہ اپنے والد ماجد حضرت سیدنا ابو بکر تاج الملۃ والدین عبدالرزاق رحمہُ اللہ تعالیٰ اور وہ اپنے والد ماجد حضور پُر نور سید السادات غوث الافراد قطب الارشاد غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ومرید وصاحب و مستفید ہیں رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ۔ شیخ محقق رحمہُ اللہ تعالیٰ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں۔ یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف ومشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراءت سے عالم معروف ومشہور اور اُن کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور ومسطور پھر ذہبی و ابن الجزری کے وہ اقوال نقل فرمائے اور رسالۂ مذکورہ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں اسی نماز مبارک کے بارے میں مرقوم اقوی دلائل واوضح مسائل دریں باب کتاب عزیز بہجۃ الاسرار معدن الانوار کہ معتبر ومقرر ومشہور ومذکور ست ومصنف این کتاب از مشاہیر مشائخ وعلماست میان وے و حضرۃ شیخ یعنے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ دو واسطہ است ومقدم ست بر امام عبداللہ یافعی رحمۃُ اللہ علیہ کہ ایشان نیز از منتسبان سلسلۂ شریفہ ومحبان جناب غوث الاعظم اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ